جلد نمبر ۱۵

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۵ / شمارہ نمبر ۴۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

سود ایک سنگین ترین گناہ

جو معاشرے کی برائیوں کی جڑ ہے

وہ لوگ جو سود کے دفاع اور اسکی بقاء کی

جنگ لڑ رہے ہیں

ان کیلئے بطور خاص

عقیدہ ختم نبوت

چند مترجمین کے نزدیک

- عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟
- کیا آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا نبی کی حیثیت سے آنا ممکن ہے؟
- 46 مترجمین قرآن مجید کیا کہتے ہیں؟

جعل سازوں کی جعلی کرنسی

جعلی کرنسی نہیں چل سکتی

- اگر ملک میں جعلی کرنسی نہیں چل سکتی
- تو دنیا میں جعلی نبوت کیسے چل سکتی ہے؟

سنت رسول ﷺ کیخلاف مہم کیوں؟

- انگریزی جریدے کی شرارت
- سنت رسول کا مذاق

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

عقیدہ ختمِ نبوت

قسط نمبر ۴

تحریر: طاہر رزاق، لاہور

ہندو کی گواہی

یہ وہ ذات مقدس ہے رسالت ختم ہے جن پر
ہوا ہے اور نہ ہوگا اب کوئی ہم سر محمد کا
(پیارے لعل رونق دہلوی)

سکھ کی گواہی

ظلمت کدوں میں سحر نو کی تابش
یہ فیض ہے ولادت ختمی مآب کا
(گور بخش سنگھ مخمور جالندھری)

ختم نبوت کے باغی کہتے ہیں کہ نبوت رحمت خداوندی ہے۔ اگر نبوت بند ہوگئی تو رحمت بند ہوگئی۔ لہٰذا نبوت کا ختم ہونا رحمت نہیں بلکہ زحمت ہے اس لیے اس رحمت کو جاری رکھنے کے لیے نبوت جاری ہے۔ ہم باغیان ختم نبوت سے کہتے ہیں کہ نبوت بہت بڑی رحمت خداوندی ہے۔ ملِ نبوت کی پہلی رحمت آدم علیہ السلام کی صورت میں آئی پھر یہ رحمت کبھی نوحؑ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کبھی ابراہیمؑ کی شکل میں کبھی داؤدؑ کی شکل میں، کبھی موسیٰؑ کی شکل میں اور کبھی یہ رحمت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں تشریف لائی۔ لیکن رحمتیں مخصوص مقامات اور مخصوص زمانوں کے لیے تھیں۔ ان میں کوئی بھی رحمت دائمی ہمہ گیر اور عالمگیر نہ تھی۔ لیکن جب محبوب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلشن ہستی میں رونق افروز ہوئے تو مالک کائنات نے پوری کائنات کو مخاطب کر کے یہ مژدہ جان فزا سنا دیا۔

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے آپؐ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو رب العزت نے سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرما دیا۔ اس کے ساتھ ہی رحمت کا سلسلہ جو ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم شخصیت پر ختم ہوگیا اور رحمت اپنی تکمیل و معراج کو پہنچ گئی۔ اس کی مزید تفہیم کے لئے اس مثال کو دیکھیے۔ آسمان نبوت خالی پڑا تھا۔ نبوت کا کوئی بھی ستارہ ابھی آسمان نبوت پر چمکا نہیں تھا۔ نبوت کا پہلا ستارہ آدم علیہ السلام کی صورت میں چمکا۔ پھر نوح علیہ السلام کا ستارہ منور ہوا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کا ستارہ ضوفشاں ہوا۔ کہیں ہود علیہ السلام کا ستارہ ضیا بار ہوا کہیں یعقوب علیہ السلام کا ستارہ جگمگانے لگا۔ کہیں عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ستارہ تابندہ ہوا۔ ستارے آتے رہے اور اپنی اپنی روشنیاں بکھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ آسمان نبوت ان ستاروں سے بھر گیا۔ مگر دنیا میں اجالا نہ ہوا، دن نہ نکلا۔ ابھی رات ہی رات تھی۔ پھر فاران کی چوٹیوں سے وہ آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ جس کی ضیا بار کرنوں نے اندھیروں کے سینے چیر چیر کے کفر و شرک کے سائے چھٹ گئے، سحر کا سپیدہ نمودار ہوا۔ اور یہ ظلمت کدہ کائنات بقعہ نور بن گئی۔ پھر آفتاب نبوت نے اعلان کر دیا کہ اب کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں۔ پوری دنیا کو روشن کرنے کے لیے میں اکیلا ہی کافی ہوں اور میں قیامت کی آخری شام تک روشن ہوں۔ مندرجہ بالا مثال سے ہر صاحب فہم یہ سمجھ گیا کہ جس طرح آفتاب کی موجودگی میں کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر نبوت کی موجودگی میں کسی نبی کی نبوت کی ضرورت نہیں۔

فتنہ انکار نبوت کے مبلغین و مقلدین کہتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پرانی اور فرسودہ ہو چکی ہے لہٰذا جدید پیدا شدہ مسائل کے حل کے لیے نئے نبی کا آنا ضروری تھا۔ سنت خیر الانام عصر حاضر کے بے چین انسانوں کے سلگتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کے لیے کافی نہیں (نعوذ باللہ) اس عقیدہ باطل کو بیان کرتے ہوئے مرزائی لکھتے ہیں ("نبی اکرمؐ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعے ان کا پورا ظہور ہوا۔" ریویو مئی ۱۹۲۲ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶ اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

مزید زہر افشانی سنیے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی کہ بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔ پھر اسی روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)

ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ نبوت کے

باقی صفحہ ۲۰ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

شمارہ نمبر ۴۶	۲۰ تا ۲۶ شوال ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء	جلد نمبر ۱۰

مدیر مسئول — عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

۱. عقیدہ ختم نبوت	۳
۲. نعت شریف	۴
۳. حکومت پاکستان خاموش کیوں (اداریہ)	۵
۴. عظمت قرآن	۶
۵. اللہ جل جلالہ	۹
۶. سنت رسول ﷺ کے خلاف مہم کیوں؟	۱۰
۷. سود ایک سنگین ترین گناہ	۱۱
۸. تعارف	۱۳
۹. داستان از جا	۱۴
۱۰. فتنہ قادیانیت اور	۱۶
۱۱. جعل سازوں کی جعلی کرنسی	۱۷
۱۲. ختم نبوت چند مترجمین کی نظر میں	۱۹
۱۳. قادیانی ابلیس کے راہنما	۲۱
۱۴. اخبار ختم نبوت	۲۲
۱۵. سرگودھا میں عظیم الشان احتجاجی جلوس	۲۳
۱۶. قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج	۲۴
۱۷. بسم اللہ کی برکت	۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان	مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۹۲۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر عبدالرحمن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳۰ ... کراچی

نعت شریف

مولانا صدرالدین انصاری

اب ہے شرط یوں روضہ پہ آئے جس کا جی چاہے
تیمم کر کے آئے یا نہائے جس کا جی چاہے

خدا کے ماسوا کو بھول جائے جس کا جی چاہے
شرابِ معرفت میں پھر نہائے جس کا جی چاہے

طفیلِ احمدِ مرسل فراوانی ہے زمزم کی
بآبِ رحمتِ باری نہائے جس کا جی چاہے

ابل اُٹھتا ہے سیلابِ شفاعت ارضِ طیبہ سے
عقیدت کے سمندر میں نہائے جس کا جی چاہے

مواجہہ میں کھڑے ہو کر بہیں جب آنکھ سے آنسو
اسی انمول ندی میں نہائے جس کا جی چاہے

زہے قسمت رہے وابستہ جو حضرت کے دامن سے
پہنچکر حوضِ کوثر پر نہائے جس کا جی چاہے

شبیہہ مصطفٰے شہکارِ قدرت کا نگینہ ہے
اسی آبِ نگینہ میں نہائے جس کا جی چاہے

طہارت کی لطافت میں خدا ملتا ہے روضہ پر
گلاب و مشک و عنبر میں نہائے جس کا جی چاہے

برستی رہتی ہے ہر دم گھٹا روضہ کے گنبد پر
اسی میزابِ رحمت میں نہائے جس کا جی چاہے

بتاؤں صدرؔ دہلتی ہے سیاہی قلب کی کیونکر
ندامت کے پسینے میں نہائے جس کا جی چاہے

بھارت میں شائع ہونے والی اشتعال انگیز کتاب کی اشاعت پر حکومت پاکستان خاموش کیوں؟

بھارت میں آج کل ایک کتاب منظر عام پر آئی ہے جس سے وہاں کے پندرہ کروڑ مسلمانوں کی دلآزاری کی گئی ہے اس سلسلہ میں بعض مسلم ارکان اسمبلی نے ایوان میں صدائے احتجاج بلند کی اس پر روزنامہ جنگ کراچی ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء نے اپنے نامہ نگار مقیم نئی دہلی کے حوالے سے مندرجہ ذیل خبر دی ہے:۔

نئی دہلی (نمائندہ جنگ) لوک سبھا کے مسلم ارکان نے پی این اوک کی لکھی گئی کتاب پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ اور کعبہ کے بارے میں گستاخانہ جملے استعمال کئے گئے ہیں۔ جنتا دل کے سید شہاب الدین نے ایوان میں کہا کہ کتاب "بھارتی تاریخ کے اسرار و رموز" پر پابندی لگا کر اسے فوری طور پر پارلیمنٹ لائبریری سے ہٹایا جائے کیونکہ اس سے مسلمانوں کی دلآزاری ہو رہی ہے۔ انہوں نے کتاب کو اسلام کی توہین کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ اوک نے اپنی کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ نعوذ باللہ خانہ کعبہ درحقیقت ایک مندر تھا۔ ابراہیم سلیمان سیٹھ اور سلطان صلاح الدین اویسی نے شہاب الدین کے موقف کی حمایت کی اور کہا کہ اس مصنف نے دعویٰ کیا تھا کہ تاج محل ایک ہندو مندر ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما ایل کے ایڈوانی نے مسلمان ارکان کی حمایت کی اور کہا کہ ایسی کتابیں جس سے کسی بھی طبقے کے جذبات مجروح ہوتے ہوں انہیں پارلیمنٹ لائبریری میں جگہ نہیں دی جانی چاہیئے۔

اس دلآزار کتاب پر ایک ملک کے سفارتخانے کے سوا کسی ملک نے احتجاج نہیں کیا حتیٰ کہ پاکستان بھی تاحال اس مسئلہ پر خاموش ہے۔ بھارت کے ہندو قلمکار آئے دن کوئی نہ کوئی ایسی اشتعال انگیز حرکت کرتے رہتے ہیں جس سے مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے اور جب مسلمان ان کی اشتعال انگیز حرکتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے، مطالبے کرتے، جلسے جلوس یا مظاہرہ کرتے ہیں تو وہاں کی ہندو پولیس اور فوج ان نہتے اور بے بس مسلمانوں پر گولیاں برساتی ہے خود انتہا پسند ہندو بھی میدان میں آجاتے ہیں اور یوں وہاں ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں بہت سے مسلمان شہید کر دیئے جاتے ہیں۔ ان گنت زخمی ہوتے ہیں ان کی املاک تباہ کر دی جاتی ہیں۔ اب ایک بھارتی قلمکار "پی۔ این۔ اوک" نے ایک کتاب "بھارتی تاریخ کے اسرار و رموز" لکھ کر انتہائی اشتعال انگیز اور دلآزار حرکت کی ہے۔ اس کتاب سے صرف بھارتی مسلمانوں کی ہی دلآزاری نہیں ہوئی بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کم و بیش ایک ارب مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

جب بھارتی ایوان میں مذکورہ مسلم ارکان نے اس کتاب کے خلاف آواز اٹھائی تو بھارتیہ جنتا پارٹی کے راہنما "ایل کے ایڈوانی" نے مسلم ارکان کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی کتابیں جن سے کسی بھی طبقے کے جذبات مجروح ہوتے ہوں انہیں پارلیمنٹ لائبریری میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔ جبکہ دوسرے ہندو ارکان اس مسئلہ پر خاموش رہے ان کی خاموشی کا صاف مطلب یہی ہے کہ ان کے دل میں مسلم اور اسلام دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ جیسا کہ خبر سے ظاہر ہے مذکورہ کتاب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کے بارے میں گستاخانہ جملے استعمال کئے گئے ہیں جس پر مسلم ارکان اسمبلی احتجاج کرنے میں حق بجانب ہیں۔ اس احتجاج میں اہل پاکستان کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس پر پرزور انداز میں صدائے احتجاج بلند کریں اور حکومت پاکستان کو بھی چاہیئے کہ وہ بھارتی ہائی کمشنر یا سفیر کو طلب کر کے پاکستانی عوام کے جذبات سے وہاں کی حکومت کو آگاہ کرے اور اس دلآزار کتاب پر پابندی کا مطالبہ کرے۔

اس مسئلہ پر پورے بھارت میں احتجاج ہو رہا ہے پاکستان میں بھی چند ایک بیان نظر سے گذرے ہیں لیکن مجموعی طور پر سناٹا طاری ہے مسلم ممالک بھی اس مسئلہ پر سردمہری کا مظاہرہ کئے ہوئے ہیں ——— ہم مسلم ملکوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنا فرض پورا کریں اور بھارتی حکومت سے اس اشتعال انگیز کتاب پر پابندی کا مطالبہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن چونکہ ناموس رسالت کا تحفظ ہے اس لئے عالمی مجلس بھارتی مسلمانوں کے ساتھ اس احتجاج میں پوری طرح شریک ہے بھارتی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس اشتعال انگیز اور دلآزار کتاب پر فوری طور پر پابندی عائد کر کے نہ صرف وہاں کے مسلمانوں میں بلکہ پورے عالم اسلام میں جو اضطراب پایا جاتا ہے اسے دور کرے اور مسلمانوں کے صبر کا امتحان نہ لے۔

عظمتِ قرآن

محمد اقبال حیدرآباد

اگر ہم قرآن پاک کی آیتوں کو کسی پہاڑ پر اتار دیتے تو آپ دیکھتے کہ وہ لرزتا اور خوف الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ یہ عظیم اور قابل غور و فکر مثالیں ہم انسانوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ کچھ غور و فکر کریں (قرآن)

چودہ سو سال بڑا لمبا عرصہ ہے اس عرصے میں کتنی ہی سلطنتیں ابھریں اور ختم ہو گئیں کتنی ہی عظیم شخصیتوں کے ستارے چمک کر بجھ گئے کتنے ہی تہذیبوں کے آفتاب طلوع ہو کر ایسے ڈوبے کہ دوبارہ نہ ابھر سکے بے شمار نظریات اور فلسفوں نے تاریخ کے سٹیج پر رقص کیا اور پھر جیسے فلم کا تماشہ ختم ہو جاتا ہے اسی طرح چمکتے ہوئے سکرین کی تاریکی باقی رہ جاتی ہے۔

مگر تاریخ کی اس ساری دست و برد کے درمیان حوادث کی آندھیوں کے درمیان قرآن باقی ہے حد یہ ہے کہ اس کی علمبردار ملت اسلامیہ زوال اور دور غلامی جیسے مصائب سے گذری اور عزت و عظمت کی بلندیوں سے بار بار گری مگر اس کے زوال سے بھی قرآن کی عظمت و شباب میں کوئی فرق نہیں آیا۔ قرآن کا پیغام آج بھی اسی طرح تہذیبی فضاؤں میں گونج رہا ہے قرآن کی روشنی ہدایت اسی طرح جگمگا رہی ہے اور قرآن کی تمام صداقتیں ایسی ہیں کہ زمانے کی گردشوں کے ہزاروں الٹ پھیر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ چودہ صدیوں کے حالات و واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ حق و صداقت اور سلامتی و فلاح کی راہ وہی ہے جسے قرآن پیش کرتا ہے

” اے نبی رحمت ﷺ! اعلان کر دو اگر کائنات عالم کے سارے انسان و جنات اکٹھے ہو کر اس قرآن کا مثل لانا چاہیں تو ہرگز نہیں لا سکتے اگرچہ سب ایک دوسرے کے معین و مددگار ہوں (قرآن) ۔ مکہ معظمہ میں قرآنی دعوت کا ابتدائی دور ہے اللہ کا آخری پیغمبر حق و صداقت کے لئے فولادی عزم و استقلال کے ساتھ زندگی کی شاہراہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ قرآن کے نغمے جب قلب و جگر میں حق و صداقت کے نور بکھیرتے ہیں تو نئی زندگی کی صبح مسکراتی ہے اور ابلیس کی ناپاک آرزوؤں پر سرد پانی پڑ جاتا ہے تو قرآنی دعوت سے لوگوں کو متنفر اور برگشتہ کرنے کے لئے ابلیس نے ایک دوسرا پینترا بدلا اور کفار مکہ نے اب کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاہن اور ساحر ہیں۔ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ خود رسول عربی ﷺ کی سحر آفرینیوں کا ثمرہ ہے، کچھ دوسرے جادوگروں کے تعاون سے یہ خود آیات گھڑ لیتے ہیں اور ان کو اللہ کی طرف منسوب کر دیا کرتے ہیں ان ہفوات اور خرافات کے جواب میں قرآن کریم نے اپنے کمال اعجاز اور بے مثال بلاغت کا شاندار طریق پر اظہار فرمایا ارشاد ہوا کہ اے اہل عرب! اگر تمہارا ایسا ہی خیال ہے اور نعوذ باللہ تم لوگ قرآن کو کلام الٰہی تصور کرنے کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سحر طرازیوں کا کرشمہ تصور کرتے ہو تو دیکھو! تم میں اچھے اچھے شعراء اور زبان آور موجود ہیں تم لوگ اپنے کمال خطابت اور انشا پردازی کے مقابلے میں اپنے علاوہ ساری دنیا کو عجمی (گونگا) تصور کرتے ہو لہٰذا قرآن عزیز کی مثل کم از کم دس صورتیں بنا کر لے آؤ اور اپنے سارے حمایتیوں کو بھی طلب کر لو اس قرآنی چیلنج پر پورا سال تمام ہو گیا مگر مخالف کیمپ سے صدائے برنخاست تو پھر پروردگار نے اپنے اس چیلنج کو دہرایا اور ارشاد ہوا کہ اچھا ایک ہی صورت اس کی مثل بنا کر لاؤ اور پھر پورا سال تمام ہو گیا اور تعداد گھٹا کر صرف ایک ایک آیت کا مطالبہ ہوا۔ مگر اس پر بھی خاموشی ہی خاموشی رہی۔ اس طرح قرآن کا چیلنج برابر فضائے عرب میں گونجتا رہا اور عرب کے نکتہ وروں کی ساری علمی قابلیت اور صلاحیت چاروں شانے چت ہو گئی۔ قرآن عزیز کے اس چیلنج پر پوری چودہ صدیاں گذر چکی ہیں اس طویل عرصے میں اسلامی دعوت اور قرآنی پیغام کے مخالفین و معاندین میں نہ معلوم کتنے اہل علم انشا پرداز، ادیب، خطیب، متکلم اور سخنور سخن کے شہرہ آفاق ماہرین آفاق کی بلندیوں پر نمودار ہوئے اور فضا کے غار میں روپوش ہو گئے، آسمان ادب، آسمان علم پہ کتنے تابناک اور درخشندہ نجوم و کواکب چمکے اور آفتاب عالم تاب کی درخشندہ کرنوں میں گم ہو گئے مگر قرآن عزیز کی مثل ایک سورت اور ایک آیت چہ معنی دارد ایک لفظ نہ لا سکے اور نہ ان شاء اللہ ابد الآباد تک لا سکیں گے۔ قرآن عزیز کے منزل من اللہ ہونے اور اس کے اعجاز و بلاغت اور عظمت کا یہ اتنا روشن ثبوت ہے جس سے معمولی فہم و بصیرت کا انسان بھی انکار نہ کر سکے گا۔

جب مکہ معظمہ میں اسلام اور داعی اسلام کی مخالفت عالم شباب پر تھی اور عام طور پر لوگ آیات الٰہی کو رسول عربی ﷺ کا خود تراشیدہ کلام کہا کرتے تھے۔ اس وقت عرب میں شعر و سخن اور علم و ادب کا بڑا چرچا تھا اس وقت کا دستور

تھا کہ ممتاز اہلِ فن شعراء اپنے چیدہ اور منتخب اشعار "دیوارِ کعبہ" پر آویزاں کر دیتے تھے پھر مجمع کو تمام شعرائے عرب کا استاد اور شیخ ان تمام اشعار کو ملاحظہ فرماتا اور ان میں سے جس اشعار کو پسند فرماتا اسے موزونیت اور مقبولِ عام کی سند مل جاتی ایسے سات خوش نصیب شعراء کے منتخب اشعار عربی ادب کی ایک مشہور کتاب "سبع معلقہ" میں درج ہیں جن میں سب سے پہلا اور ممتاز مقام امرؤالقیس کندی کے قصیدے کو حاصل ہے۔

اس زمانہ میں سورہ پاک "الکوثر" نازل ہوئی تو ایک صحابیِ رسولؐ نے اس کو دیوارِ کعبہ پر لٹکا دیا حسبِ معمول صبح کو علم و ادب کی سب سے بڑی ہستی یعنی شعرائے عرب کے استاد تمام اشعار قصائد اور مقالہ جات کو ملاحظہ کرتے چلے جا رہے تھے کہ دفعتاً نگاہ "الکوثر" پر بھی پڑی اور آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی اہلِ عرب کا مسلم الثبوت ادیب اور شاعر حیران و ششدر رہ گیا۔ کلامِ الٰہی کے جاہ و جلال نے اس کا دل ہلا دیا۔ وہ اندر ہی اندر غور کر رہا تھا ملکِ عرب میں اتنا عظیم اور فلک رسا تخیلات کا کون سا ادیب پیدا ہو گیا ہے جس کے کلام کے رموز و غوامض الفاظ کی ترکیب اور ردیف و قافیہ کی موزونیت تک ہماری فہم رسا کی رسائی سے بالاتر ہے پھر آخر اس نے خود فیصلہ کیا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے اور "سورۃ الکوثر" کی ترکیب اوزان کا لحاظ کرتے ہوئے آخر میں لکھ دیا۔ "ما ھذا قول البشر" یہ انسان کا کلام نہیں ہے۔ سچ ہے حقیقت آپ منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی۔

مکہ میں جب توحیدِ الٰہی کا نعرہ گونجا اور قرآن کے نغمے فضاؤں میں بلند ہوئے تو باطل کے سر بفلک ایوان و محلات پیوندِ خاک ہونے لگے صدائے حق کو دبانے کے لئے باطل نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن وہ لوگ بہرحال آوازِ حق کو دبا نہ سکے تو مجبور ہو کر اہلِ مکہ نے ایک دوسرا پینترا بدلا اور دنیاوی عزّ و جاہ اور مادی ترغیبات کا سبز باغ دکھا کر حق کا راستہ روکنا چاہا۔ چنانچہ حسبِ مشورہ دارالندوہ اہلِ مکہ نے "عتبہ" کو اپنا نمائندہ بنا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اس نے سارے ملکِ عرب کی طرف سے آپ کی خدمت میں ۱۔ عرب کی حکومت۔ ۲۔ سرمایہ داری ۳۔ عرب کی حسین ترین عورت کا تحفہ پیش کیا اس کے عوض آپ سے یہ گذارش کی گئی تھی کہ آپؐ اسلام کی دعوت سے دستکش ہو جائیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب ترغیبات کے جواب میں قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں مقصود یہ تھا کہ میرے لئے حاصلِ زندگی سرمایہ **سعادت**: سرمایہ شادمانی اور وجہ سکونِ دل و جان یہی آیاتِ الٰہی ہیں۔ آیاتِ الٰہی کو سن کر عتبہ مبہوت ہو گیا اور چپ چاپ اٹھ کر چلا گیا۔ واپس جا کر اس نے لوگوں کو بتایا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کلام سنا ہے جو جادوگر اور کاہن یا کسی بھی بڑے سے بڑے فاضل سخنگار شخص کا کلام نہیں ہو سکتا یقیناً وہ اللہ کا کلام ہے جو سراپا صداقت اور ہدایت کے لئے آبِ حیات سے لبریز ہے۔

یارو! مناسب یہ ہے کہ اب اس تحریک کا پیچھا کرنا چھوڑ دو۔ داعیِ اسلام کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ مکہ اور پورے عرب ملک میں جب اسلامی دعوت کی مخالفت پورے شباب پر تھی اور لوگوں کو دعوتِ قرآن سے برگشتہ کرنے کے لئے عام طور پر لوگ داعیِ اسلام کو ساحر اور کاہن کہا کرتے تھے اسی زمانہ میں قبیلہ دوس کے رئیس اور سردار طفیل دوسی کسی ضرورت سے مکہ شریف میں تشریف لائے تو لوگوں نے موصوف سے کہا کہ یہاں مکہ میں ایک عجیب و غریب جادوگر ظہور ہوا ہے جو اس کا کلام سنتا ہے بس اس کا گرویدہ اور فدائی ہو جاتا ہے اور اسی کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ یہ جادوگر اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہتا ہے۔ دیکھنا یار طفیل تم اس کے چکر میں نہ پڑ جانا اس کا کلام کانوں میں پڑا کہ بس پاگل ہوتے اگر دماغ اور ہوش و حواس کی درستگی چاہتے ہو تو بس ایک ترکیب ہے۔ اس کا کلام ہرگز نہ سنو اس سنسنی خیز انکشافات سے طفیل دوسی کا دماغی توازن بگڑ گیا اور ساحر کے سحر آفرین کلام سے بچنے کے لئے کانوں میں ڈاٹ ڈال لی۔ چند روز یوں گذرے حسنِ اتفاق سے یہ ایک دن علی الصبح حرمِ کعبہ میں پہنچ گئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے جس کی اثر آفرینی کا یہ عالم تھا کہ زندگی کی صبح مسکرا رہی تھی اور فضا پر غنودگی کی کیفیت طاری تھی طفیل نے رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکراتا ہوا نورانی چہرہ دیکھا جو صدق و صفا کا آئینہ دار تھا قبولِ حق کے لئے قدرت نے ان کا سینہ کھول دیا تھا۔ اب ڈاٹ ان کے کانوں میں نہ تھی اور وہ آیاتِ الٰہی کی اثر آفرینیوں سے متاثر ہو رہے تھے قرآن پاک کے انوارِ جلال و جمال قلب کی گہرائیوں میں نئی زندگی پیدا کرتے جا رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد مجلس برخاست ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان پر چلے گئے۔ طفیل کا دل اب قرآن کی صداقت کا قائل ہو گیا تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور توحید کے آستانہ پہ سر رکھ دیا۔

ولید بن مغیرہ کے بارے میں قریش نے بہت چاہا کہ یہ اہم شخصیت کہیں اس کلام معجز نما کا شکار نہ ہو جائے۔ اس کو ہر طرح سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر ولید کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ آواز سنی تو جیسے شعلہ سا لپک گیا۔ قرآن کے اسیر بن گئے۔ لوگوں نے کہا مغیرہ!

یہ کیا ہوا وہ کہنے لگے اس کلام نے دل موہ لیا یہ انسانی کلام نہیں۔ اس کی بات خوبصورت اور اس کا انداز دلنشیں ہے وہ اس بار آور درخت کی طرح ہے جس کے اوپر کا حصہ پھل دیتا ہے اور زیریں حصہ گہرا ہوتا ہے یہ غالب ہوگا اور ہرگز مغلوب نہ ہوگا جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا

جبیر ابن مطعم ایک سلیم الطبع اور ہر ظالمانہ اقدام کے خلاف آواز اٹھانے والے شخص تھے ان کے باپ بھی نرم دل اور نیک طبیعت آدمی تھے ان سب باتوں کے باوجود عصبیت جاہلیت قبول حق سے مانع تھی۔ جبیر جنگ بدر کے بعد اپنے قیدی کو چھڑانے کے لئے مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اتفاق سے آپ نماز میں مصروف تھے اور سورۃ طور کی آیات تلاوت فرما رہے تھے۔ ترجمہ یہ ہے۔

،،طور کی قسم۔ اس کتاب کی قسم جو لکھی ہے کشادہ اوراق میں اور آباد گھروں کی قسم اور اونچی چھت کی قسم اور ابلتے ہوئے دریاؤں کی قسم بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب آ کر رہے گا اور اس وقت اسے کوئی نہ ٹال سکے گا۔

جبیر بھی پاس کھڑے ہو کر سننے لگے تھوڑی دیر میں انہیں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بقول ان کے ،،مرا قلب پھٹ جائیگا۔ اور جب آپ نے آخری آیت ،،ان عذاب ربک لواقع،، کی تلاوت فرمائی تو ان پر کپکپی طاری ہو گئی اور خوف ہوا کہ کہیں اسی وقت اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے اس کے بعد یہ ایمان لے آئے

قرآن عظیم نے تاریخ عالم کا رخ موڑ دیا اس نے فکر و عمل کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا لوگوں کی خفیہ صلاحیتوں کو جگا کر انسانیت کی خدمت کے لئے انہیں وقف کر دیا قرآن پاک جس معاشرے کا تصور پیش کرتا ہے اس کی بنیادی خصوصیت معاشرتی عدل ہے قرآن معاشرتی زندگی کی بنیاد احترام و عصمت کے تصورات پر رکھتا ہے۔ قرآن ضیاء الاسلام اور مرشد حقیقی ہے ہادی انسانیت کتاب شریعت ہے حکمت و عبدیت اور ذکر و فکر ہے قرآن انسانوں کے لئے ہدایت اور فرقان ہدیٰ کے واضح دلائل کا مجموعہ ہے اور انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف لانے کا ذریعہ ہے ہمارے عظیم قانون دان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا نزول وہ عظیم الشان ثقافتی انقلاب تھا جس کی نظیر چشم عالم نے آج تک نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اس لئے نازل فرمایا کہ وہ امت اسلامیہ کے لئے روشنی کا کام دے اور دنیا کی تاریکیوں میں ان کی رہنمائی کرے قرآن تو پاک ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف عبادت و ریاضت میں رہنمائی کرتی ہے بلکہ عدالت اور حکومت میں بھی۔ غرضیکہ مسجد سے لیکر میدان جنگ تک بنی نوع انسان کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے

قرآن ہمارے لئے آج بھی اتنا ہی سرمایہ فلاح و سعادت ہے۔ جتنا چودہ سو سال قبل تھا قرآن پاک ابر رحمت کی طرح آج بھی ہماری سرپرستی کر رہا ہے مگر ہم ہی قرآن کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہ رہ گئے ہیں قرآن کا پیغام ترک دنیا اور رہبانیت کا پیغام نہیں تھا بلکہ رہبر بن کر آیا اس نے انسان کی زندگی میں روحانی اخلاقی قدریں اجاگر کی ہیں۔ قرآن کا مقصد و غایت جذبات اور خیالات میں تقدیس کو پیدا کرنا اور انسان کو پاکیزگی اور تقویٰ کا سبق دینا ہے۔ انسانی ظلم و تشدد بربریت اور درندگی کی انتہا ہو رہی تھی قرآن پاک نے ان تمام کو مٹا دیا اور انسان کو انسانیت کا سبق سکھلایا۔

آج کل جدید نظریات کے پیدا ہونے سے بیگانے تو بیگانے خود مسلمان قرآن پاک میں نقص نکال رہے ہیں کوئی کہتا ہے قرآن مجید موجودہ مسائل کے حل پیش کرنے سے قاصر ہے کوئی کہتا ہے ہمیں دقیانوسی قوانین کی ضرورت نہیں اور اسلام کے مقابل قرآن کریم کے قوانین کے مقابل بعض ازموں کی حمایت کر رہے ہیں یہ صرف ان کی کم علمی اور کم فہمی، دینی بے بضاعتی اور ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے اسی وجہ سے قرآن کے ساتھ کھیلنا شروع کیا ہوا ہے جو باتیں ان کی عقل میں نہ آئے بس قرآن کی نفی کر دیتے ہیں بدبخت ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو جینئس بنا لیتے ہیں قرآن مجید کو اپنی عقل کے مطابق ناپتے ہیں میری آپ کی عقل کیا ہے؟ ہم آپ کیا سمجھ سکتے ہیں

جب مسلمان قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے، علاقے فتح ہو جاتے تھے اور صدقہ و خیرات دینے کے لئے غریب تلاش کرنے پڑتے تھے، جب سے ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہر طرف سے مسلمانوں پر قہر نازل ہو رہے ہیں ہم نے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور اسے پس پشت ڈال دیا تو شکست اور مغلوبی ہمارا مقدر بن گئی۔ جو معاشرہ، نظام یا نظریہ قرآن سے ہٹ گیا وہ فلاح و سعادت سے محروم ہو گیا۔ برکت سے محروم ہو گیا اور مصائب میں گھر گیا۔

کھانڈ میں تاثیر ہے، نمک میں تاثیر ہے کیا قرآن مجید میں تاثیر نہیں؟

جب تم چارپائی پر لیٹے پڑو گے تو ایک فرشتہ آئیگا جو تیرے منہ پر تھپڑ مارے گا تو پھر قرآن مجید کی عظمت و قدر قیمت معلوم ہوگی۔

مسلمانوں نے جب بھی چوٹ کھائی ہے قرآن کے حکموں کی خلاف ورزی میں کھائی ہے۔ آج مسلمان آفات میں گھرا ہوا ہے کافروں کے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہے۔ محض اس لئے کہ قرآن کو بھلا رکھا ہے۔

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

باقی ص۲۹ پر

اللہ جل جلالہ

عنایت الرحمٰن رحمانی
خالوخیل
ڈی آئی خان

یوں تو باری تعالیٰ کے بہت سے اسماء گرامی بالا شان ہیں لیکن ان میں لفظ اللہ اسم ذات ہے باقی اسماء صفاتی ہیں باری تعالیٰ کا اسم ذات "اللہ" اس وقت بھی تھا جب کائنات میں کچھ نہ تھا اور اس وقت بھی ہوگا جب کائنات میں کچھ نہیں رہے گا یہ نام کائنات کی روح و جان ہے یہ دنیا اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کسی ایک زبان پر بھی مقدس نام جاری رہے گا اگر کوئی ایک زبان بھی "اللہ اللہ" کہنے والی باقی نہ رہی تو بساط عالم کو لپیٹ دیا جائے گا آسمان کی قندیلیں بجھا دی جائیں گی دریاؤں سمندروں کا پانی خشک ہو جائیگا پھولوں کا تبسم، عنادل کا معصوم شور، حسین صبحوں کی انگڑائیاں ٹھنڈی راتوں کا سکوت اور زندگی کے دل بہلاتے نظارے موقوف ہو جائیں گے یہ اسم ذات ہر مذہب والے کی زبان "" اگر گوش ہوش کے ساتھ سنا جائے تو پھولوں کی مسکراہٹ، چڑیوں کی چہچہاہٹ پتوں کی سرسراہٹ اور کرنوں کی جگمگاہٹ میں "اللہ، اللہ" کی صدا آتی ہے اور یوں اس عجیب نظارے میں اس کی قدرت اور جلوہ دکھائی دیتا ہے:-

اس نام کو حضرت علیہ السلام نے ورد زبان کیا تو ان کا اضطراب سکون میں بدل گیا اسی اسم کی برکت سے حضرت زکریا علیہ السلام کے بڑھاپے کی خزاں میں یحییٰ علیہ السلام جیسا پھول کھلا اور اس نام کی تاثیر سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے دھکتا ہوا الاؤ، گلشن بن گیا اسی اسم والے کی ذات کو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پکارا تو غم سے نجات ملی حضرت موسیٰؑ نے پکارا تو پتھر سے چشمے رواں ہو گئے اور اچھلتا کودتا دریا خشک ہو گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا نام لیا تو نابینا بینا ہو گیا کوڑھی تندرست ہو گیا مردہ جی اٹھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس بابرکت نام پکارا تو کنکریاں بول اٹھیں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، چٹانوں سے زیادہ سخت دلوں میں ہدایت کے چشمے ابل پڑے عرب کے شہر و قریہ رشد و صلاح کے نور سے جگمگا اٹھیں غرض اسم بابرکت اللہ ہر مشکل کا حل ہے اور یہ ایک ایسا مبارک اور با معنی ہے کہ اگر اس میں سے کوئی حرف گرا بھی دیا جائے تو بھی اس کا معنوی حسن برقرار رہتا ہے مثلاً شروع سے الف گرا دیا جائے تو للہ رہ جائے گا جس کا معنی ہے "اللہ کے لئے" قرآن حکیم میں ہے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے)

اگر لام گرا دیں تو "اِلٰہ" (معبود) رہ جائیگا قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" (اور تمہارا معبود ایک معبود ہے)

اور اگر الف و لام دونوں کو حذف کر دیں تو "لَهٗ" (اس کے لئے) باقی رہ جائیگا اور اگر لام کو بھی حذف کر دیں تو "ہ" (وہ) باقی صرف ضمیر ہ رہ جائیگی اور اس کا متعین مرجع اللہ کے سوا کون ہو سکتا ہے کیونکہ "ھو" ضمیر جب مطلقاً بولی جائے تو اس سے وہی مراد ہوگا جس کی شان ہر چیز سے ہویدا ہے مثلاً آسمان کی بلندی میں وہ پہاڑوں کے جلال میں وہ دریاؤں کے جمال میں، ماضی و حال میں، مستقبل و مآل میں، انسانوں کی زبان قال میں، ذروں کی زبان حال میں غرض داؤدؑ کے نغموں میں، موسیٰؑ کی تختیوں میں، کتب مقدس کی اناجیل میں، قرآن مجید کے پاروں میں "وہ" غرضیکہ یہ اسم بابرکت ہر چیز میں موجود ہے اور قرآن کریم میں تقریباً ۲۹۸۰ مرتبہ لفظ "اللہ" آیا ہے انسانوں نے اسے غاروں اور ویرانوں میں تلاش کیا مگر غیب سے آواز آئی "وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ" ادھر ادھر بھٹکنے والو ذرا اپنی ذات میں تو جھانک کر دیکھو تمہاری گویائی میں وہ تمہاری بینائی میں تمہاری سنوائی میں وہ تمہاری سانسوں کے زیر و بم میں تمہاری رگ و جان میں، وہ صوفیاء کرام جو "ھو" کا ورد کرتے ہیں تو اس سے مراد باری تعالیٰ کی ذات اقدس ہی ہے جیسے کہ مشہور صوفی شاعر ولی کامل حضرت سلطان باہوؒ کے ہر شعر کے آخر میں "ھو" کا لفظ آتا ہے جس سے مراد "اللہ" ہی ہے

اہل علم نے اس پر بحث کی ہے کہ باری تعالیٰ کا اسم ذات مشتق ہے یا جامد، متعدد علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ جامد لفظ ہے نہ کہ یہ کسی سے ماخوذ ہے نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ ماخوذ ہے گویا جو مسمیٰ کی شان ہے وہی اسم کی بھی ہے مسمیٰ کی شان قرآن مجید کے ان الفاظ کریمہ سے ظاہر ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا) اور یہی شان اسم کی ہے کہ نہ اس سے کوئی بنا نہ وہ کسی سے بنایا گیا، لیکن اکثر محققین کا خیال ہے کہ یہ مشتق ہے پھر اس کے ماخذ اشتقاق میں کئی اقوال ہیں۔ لیکن آج تک انسان اس کی معرفت کی صحیح حقیقت نہ پہچان سکا اس لئے اہل معرفت مراقبہ اور غور و فکر کے بعد بھی پکار اٹھے "مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ" اسی کو تو علامہ اقبالؒ نے بھی کہا ہے

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

باقی ص۱۲ پر

سنتِ رسول کے خلاف مہم کیوں؟

تحریر۔ مولانا محمد شریف ہزاروی

پاکستان کے انگریزی جریدہ (دی نیوز) کی ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں جناب حفیظ الرحمٰن کا ایک مضمون بعنوان داڑھیاں اور اخلاص شائع ہوا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے داڑھی سے متعلق اپنی اندرونی کیفیت ظاہر کرتے ہوئے سنت انبیاء کا خوب مذاق اڑایا ہے اور جی بھر کر داڑھی رکھنے والوں پر طنز کی مثلاً موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ اکثر مسلمان اسے مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ وہ داڑھی بکرے جیسی ہو یا گندم کی جھاڑی جیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے متعلق تو ہم یہی عرض کرنا چاہیں گے کہ عربی کے ایک مقولے کا ترجمہ ہے ہر برتن سے وہی چیز گرتی ہے جو اس میں ہوتی ہے دودھ والے برتن سے دودھ نکلے گا اور گندگی والے سے گندگی۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا منہ ہی دیکھا جا سکتا ہے اگر فاضل مضمون نگار کو داڑھی بکرے یا گندم کی جھاڑی جیسی نظر آتی ہے تو اپنے رخ کو درست کریں تاکہ شیشہ ان کو صحیح عکس دکھائے وہ اپنی بھینگی آنکھ سے داڑھی کو دیکھ کر تجزیہ نہ فرمائیں بلکہ یا تو اپنے بھینگے پن کا علاج کروائیں یا کسی صحیح آنکھ والے پر اعتماد کریں۔

فاضل مضمون نگار نے قائد اعظم کی ایک بات نقل فرمائی ہے کہ مولوی محمد بخش نے فرمایا کہ میں نے قائد اعظم سے پوچھا کہ آپ مسلمانوں کے لیڈر ہیں آپ داڑھی کیوں نہیں رکھتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنی زندگی کی اس منزل پر ہوں کہ کسی کو دھوکہ دینا نہیں چاہتا اور نہ ہی مسلمانوں کو دھوکہ دوں۔ پہلی بات تو یہ عرض کرتا ہوں کہ دھوکہ دہی میں یا کسی اور جرم میں ملوث ہونا داڑھی کا کردار نہیں ہے اور نہ داڑھی کی تحریک سے جرائم وقوع پذیر ہوتے ہیں داڑھی والے آدمی سے اگر کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو اس کی محرک داڑھی نہیں ہوتی بلکہ محرک ضمیر ہوتا ہے اور براہ راست ملوث اعضاء ہوتے ہیں اگر داڑھی والے سے جرم کے سرزد ہونے پر آنجناب ﷺ کو داڑھی نہ رکھنے کا حکم ارشاد فرماتے تو پھر یقیناً جس آدمی کی زبان جرم میں ملوث ہو اس کو زبان کاٹنے کا حکم ارشاد فرماتے گے۔ ہاتھ سے جرم کرنے والے کے لئے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم اگر جرم کے ساتھ داڑھی آپ کو برداشت نہیں جو براہ راست کوئی جرم نہیں کر سکتی اور نہ آلہ جرم ہے مضمون نگار نے اندھیر نگری کا راج بنا لیا ہے کہ پھندا جس کے گلے میں فٹ آجائے وہ مجرم آپ دیانتداری سے غور فرمائیں کہ اگر بغیر داڑھی کے لوگ جرائم نہیں کرتے دھوکہ نہیں دیتے فراڈ نہیں کرتے، جھوٹ نہیں بولتے بلا وجہ نہیں کرتے یقیناً کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نظروں میں وہ محبوب اور داڑھی والے مبغوض ہیں ذرا اپنے ضمیر پر نظر ڈالیں جملہ جرائم اسلام اور انسانیت کے منافی ہیں اگر ایک آدمی مسلمان ہے اس میں انسانیت ہے تو جرائم سے کنارہ کش ہو جائے جرائم کرنے کی گنجائش اس کے پاس نہیں ہے اور اگر اسلام اور انسانیت کی کوئی رمق اس میں نہ ہو تو جو چاہے کر لے داڑھی نہ جرم پر اکساتی ہے اور نہ جرم سے کسی کو روک سکتی ہے اگر ایک آدمی دس گناہ کرتا ہے اور داڑھی بھی نہیں رکھتا تو اس کے جرائم اور گناہوں کی تعداد گیارہ ہو جاتی ہے۔

آپ نے قائد اعظم مرحوم کو داڑھی کا معیار مقرر فرما کر زہر افشانی کی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ داڑھی ایک مذہبی شعار ہے جناح صاحب ہمارے وطن کے لیڈر تھے کہ انگریز کے جبر و استبداد سے قوم کو نجات دلائی بقول آپ کے یقیناً ان کی ترجیحات میں داڑھی بڑی یا چھوٹی خشخشی یا گھنی سیاہ یا سفید نہ تھی کیونکہ قوم نے انہیں کبھی اس کا تقاضا نہ کیا۔ اس مسئلہ میں ہمارے راہنما سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیانت کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی نقل فرماتے اس کے بعد قائد اعظم کا قول لکھتے اور پھر اپنی رائے دیتے کہ آپ کو کیا پسند ہے؟۔

قائد اعظم مرحوم کا قول آپ نے نقل کیا ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہم سے سن لیں فیصلہ مسلمانوں کے صاف ضمیروں کے حوالے کرتے ہیں کہ اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروری ہے یا قائد اعظم کی۔

۱۔ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں جن میں مونچھیں کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا ہے (فطرت سے مراد وہ سنن ہیں جن پر تمام انبیاء کرام متفق ہیں اور قرآن نے مسلمانوں کو ان کی اتباع کا حکم دیا۔

۲۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی فطرت سے مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا ہے اس لیے کہ مجوسی لوگ اپنی مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور داڑھی کو کٹواتے ہیں لہٰذا ان کی مخالفت کرو، مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ (مطلب یہ ہے کہ داڑھی کٹوانا آتش پرستوں کا طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی میں شمار ہے)

۳۔ مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم کی روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ (فتح الباری)

۵۔ ترمذی شریف میں ہے کہ حضور علیہ وسلم

نے مونچھیں کٹانے کا اور داڑھی بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

کسریٰ شاہ ایران نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکتوب مبارک پھاڑ کر اپنے ماتحت یمن کے گورنر کو لکھا کر دو آدمی حضور علیہ السلام کے بھیجو تاکہ وہ ان کو میرے پاس بھیج دیں دو آدمی جب حضور علیہ السلام کے پاس گئے تو ان دونوں کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ آپ کو ان کی یہ شکل و صورت بہت ہی ناپسند آئی اور آپ نے فرمایا تم پر ہلاکت ہو تم کو کس نے ایسی مکروہ شکل بنانے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے رب کسریٰ نے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے (ابن کثیر)

در منثور میں ہے کہ ایک مجوسی (آتش پرست) کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور داڑھی منڈھی ہوئی تھی، حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے اس کی شکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کیا برا طریقہ ہے اس نے کہا کہ یہ تو ہمارے دین میں ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے دین میں تو یہ ہے کہ مونچھیں کاٹی جائیں اور داڑھی بڑھائی جائے۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ نے اپنی تاریخ میں داڑھی پر امت کا اجماع نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ قلندریہ فرقہ کے لوگوں پر داڑھی مونچھیں اور ابرو منڈانے کی پابندی کا حکم اور یہ کہ داڑھی وغیرہ منڈانا باجماع امت حرام ہے جیسا کہ ابن حازم نے فرمایا مورخہ ! ۱۰ ذی الحجہ ۷۰۱ھ میں سلطان حسن بن محمد ایدہ اللہ کا فرمان دمشق پہنچا کہ قلندریہ فرقہ کے لوگوں کو پابند کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کی سی وضع اختیار کریں (یعنی داڑھی بڑھائیں اور مونچھیں منڈائیں) اور جوگیوں اور مجوسیوں کی شکل و صورت نہ اختیار کریں پس اس فرقہ کے کسی شخص کو اس وقت تک سلطانی شہروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے جب تک وہ اس

باقی ص ۲۱ پر

سود

ایک سنگین ترین گناہ

از: خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل خان

اسلام دنیا میں معاشرہ کی تعمیر محبت، ہمدردی اور باہمی امداد و تعاون کی بنیاد پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ایسی سوسائٹی معرض وجود میں آئے جس کے افراد نوع انسانی کی محبت و خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں جو غریبوں کے مددگار ہوں، محتاجوں کے معین ہوں، مصیبت زدوں کے ہمدرد ہوں، دردمندوں کے غمگسار ہوں، پریشان حال والوں کے دستگیر ہوں، آفت رسیدوں کے حامی ہوں، مظلوموں کے پشت پناہ ہوں، فاقہ مستوں کا سہارا ہوں، تنگ دستوں کے معاون ہوں، معذوروں کے ملجا و ماویٰ ہوں اسی لئے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایثار و قربانی اور صدقات و خیرات کی ترغیب دی۔ اور مسلمانوں کو دوسروں کی امداد و اعانت کی تلقین کی صدقات کے ذریعے انسان میں اخلاق و مروت، خیر اندیشی اور رفاہ عامہ کے لئے خیر سگالی کے جذبات کی تربیت ہوتی ہے اسی لئے دوسری قسم کی شہرت و نمائش اور صلہ و ستائش کی خواہش کے بغیر لوگوں کی حاجت روائی کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔

لیکن اس کے مقابلے میں سود میں محض بے مروتی، خود غرضی، ضرر رسانی اور ظلم و ستم کی روح کارفرما ہوتی ہے۔ اسی بنا پر صدقات و خیرات، ایثار و قربانی کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے سود کو ذکر کیا ہے تاکہ دونوں کا فرق خوب واضح ہو جائے۔ اور یہ حقیقت پورے طور پر نمایاں ہو جائے کہ صدقات میں جس قدر خیر اور بھلائی ہے سود میں اسی نسبت سے شر اور برائی ہے۔ سود تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ سود خواری، طمع، بخل اور ظلم تین برائیوں کا مجموعہ ہے۔ طمع اس وجہ سے کہ سود خوار کی یہ کوشش رہتی ہے کہ ساری دولت سمٹ کر اس کے پاس جمع ہو جائے۔ بخل یوں کہ سود خوار اپنی شقاوت و قساوت کے باعث اپنے کسی قرضدار سے خواہ وہ کیسا ہی درماندہ اور خستہ حال کیوں نہ ہو۔ کوئی مروت اور رعایت روا نہیں رکھتا اور نہ کسی دینی و ملی کار خیر میں امداد دے کر اپنے سرمایا میں کمی گوارا کرتا ہے۔ اور ظلم اس بنا پر کہ وہ اپنے مقروضوں کو سود در سود کے چکر سے باہر نہیں نکلنے دیتا۔ اور سخت بے رحمی کے ساتھ ان کے گاڑھے پسینے کی کمائی چھینتا رہتا ہے۔ قرآن کریم نے جرائم اور معاصی کے متعلق طرح طرح کی وعیدیں بیان کی ہیں لیکن سود جیسے معاشی جرم عظیم کے بارے میں چار سزاؤں کی دھمکیاں دی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں یہ گناہ دوسرے سب گناہوں سے زیادہ شدید اور غلیظ ہے۔

۱۔ سود خوار آسیب زدہ مخبوط الحواس کی شکل میں کھڑا ہوگا۔

۲۔ اس کی دولت کا وہ حصہ جو سود کے ذریعے حاصل ہوگا وہ برباد کر دیا جائے گا۔

۳۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۴۔ آخر میں سود خوار کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ وہ اس معاشی جرم سے باز آجائے ورنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ معاذ اللہ (خدا کی پناہ)

ظالم اس کے قول پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

ربو (ربا) کے لغوی معنی کسی شے کے بڑھنے یا زیادہ ہونے کے ہیں خصوصاً سرمایہ میں اضافہ کے چنانچہ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ (الربا الزيادة على رأس المال لكن خص في الشرع بالزيادة على وجه دون وجه)

رأس المال (اصل سرمایہ) پر جو زیادتی ہو وہ ربا ہے لیکن شریعت میں اس زیادتی کے ساتھ مخصوص ہے جو ایک خاص ہی طریقہ پر ہو اور دوسری طرح نہ ہو۔ اردو میں اس کا ترجمہ سود ہے اور سود کا مفہوم ہر شخص سمجھتا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی اندلسی متوفی ۵۴۳ھ احکام القرآن میں رقمطراز ہیں۔

الربا في اللغة هو الزيادة والمراد

به فی الآیة كل زیادة لم یقابلها عوض (البقرة ص۱۰۲)

ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ اور آیت میں اس سے مراد وہ زیادتی ہے جو بلا معاوضہ مال ہو۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۱۰۶ میں فرماتے ہیں۔

الربا هو القرض على ان يؤدى اليه اكثر او افضل مما اخذ

ربا وہ قرض ہے جو اس شرط پر ہو کہ قرضدار نے قرض خواہ سے جتنا لیا ہے اس سے زیادہ دیا اس سے اچھا ادا کرے۔

عرب میں سود کا رواج

عرب میں سود کا عام رواج تھا تمام دولت مند سودی کاروبار کرتے تھے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے جو قریش کے سردار اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے تجارت ذریعہ معاش تھی۔ ساتھ ہی سودی لین دین بھی کرتے تھے اور لوگوں کو سود پر قرض دیتے تھے۔ یہ سلسلہ فتح مکہ تک قائم رہا حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا مشہور آخری خطبہ دیا تو اس میں فرمایا کہ آج سے عرب کے تمام سودی کاروبار بند کئے گئے۔ اور سب سے پہلا سودی کاروبار جس کو میں بند کرتا ہوں وہ اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

حضرت عباس نے اس اعلان کے بعد نہ صرف یہ کہ سودی رقم معاف کر دی بلکہ راس المال (اصل سرمایہ) بھی خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

عرب میں رائج سود کیا تھا؟

ایام جاہلیت میں سود کا جس طرح عام معمول تھا اس کے متعلق امام مالک مؤطا میں زید بن اسلم سے جو مشہور تابعی ہیں ناقل ہیں کہ انہوں نے بیان کیا۔

كان الربا فی الجاهلية ان يكون للرجل على الرجل الحق الى اجل فاذا حل الاجل قال اتقضى ام تربى؟ فان قضى اخذ والا زاده فى حقه واخر عنه فى الاجل (مؤطا امام مالک جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ مطبوعہ بیروت)

(ترجمہ) جاہلیت میں سود یہ تھا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ ایک مدت معینہ کے لئے حق واجب الادا ہوتا ہے۔ پس جب مدت پوری ہو چکتی تو قرض خواہ مقروض سے کہتا کہ تو ادا کرتا ہے یا زیادہ کرتا ہے اب اگر وہ ادا کر دیتا ہے تو اس رقم کو وہ لے لیتا ورنہ اپنا حق زیادہ کر دیتا اور مہلت میں تاخیر کر دیتا

امام ابن جریرؒ نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ جو ربا جاہلیت میں جاری تھا اور قرآن نے اسے منع کیا۔ وہ یہ تھا کہ کسی کو ایک میعاد معین کے لئے قرض دے کر اس پر اصل راس المال سے زائد مقررہ زیادتی لیتے تھے۔ اور اگر میعاد مقررہ پر وہ قرض ادا نہ کر سکا تو مزید میعاد اس شرط پر بڑھا دیتے تھے کہ سود میں اضافہ کیا جائے یہی مضمون حضرت قتادہ اور دوسرے حضرات ائمہ نے تفسیر سے نقل کیا ہے۔

(تفسیر ابن جریر ص۶۲ ج ۳)

اندلس کے مشہور امام التفسیر ابو حیان غرناطی کی تفسیر بحر محیط میں بھی جاہلیت کے ربا کی یہی صورت لکھی ہے کہ ادھار دے کر اس پر نفع لیتے اور جتنی مدت ادھار کی بڑھ جاتے اتنا ہی سود اس پر بڑھا دینے کا نام ربا تھا۔

اسی جاہلیت عرب کے لوگ یہ کہتے تھے کہ جیسے بیع وشراء میں نفع لینا جائز ہے اسی طرح اپنا روپیہ ادھار دے کر نفع لینا بھی جائز ہونا چاہئے۔

قرآن کریم نے اس کو حرام قرار دیا۔ اور بیع وربا کے احکام کا مختلف ہونا واضح فرمایا۔

یہی مضمون تمام مستند کتب تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر اور روح المعانی وغیرہ میں معتبر روایات کے ساتھ منقول ہے۔

امام رازی نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ ربا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معاملات بیع وشراء کے اندر ربا، دوسرے ادھار کا ربا اور جاہلیت عرب میں دوسری قسم ہی رائج اور معروف تھی۔ کہ وہ اپنا مال کسی کو معین میعاد کے لئے دیتے تھے۔ اور ہر مہینہ اس کا نفع لیتے تھے اور اگر میعاد معین پر ادائیگی نہ کر سکا تو میعاد اور بڑھا دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ سود کی رقم اور بڑھا دیتے یہی جاہلیت کا ربا تھا۔ جس کو قرآن نے حرام کیا۔

امام ابوبکر احمد بن علی جصاص رازی حنفی المتوفی ۳۷۰ھ نے احکام القرآن میں ربا کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں۔

هو القرض المشروط فيه الاجل وزيادة مال على المستقرض۔ یعنی وہ قرض ہے جس میں کسی میعاد کے لئے اس شرط پر قرض دیا جائے کہ قرضدار اس کو اصل مال سے زائد کچھ رقم ادا کرے گا۔

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا کی یہ تعریف فرمائی ہے۔

كل قرض جر نفعا فهو ربا۔ یعنی جو قرض نفع حاصل کرے وہ سود ہے۔

امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس موضوع پر بڑی تفصیل سے کلام کرتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ قرآن میں جو ربا مذکور ہے۔ اس سے جلی اور واضح طور پر وہ ربا مراد ہے جو قرض ادھار پر لیا دیا جاتا تھا اور اسی کو زمانہ جاہلیت میں ربا کہا جاتا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں دوسری قسم کا ربا معلوم ہوا ہے جو خاص خاص اقسام بیع وشراء میں کمی زیادتی یا ادھار کرنے کا نام ہے اور اس ربا کے حرام ہونے کی احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر تک آئی ہیں مگر اس قسم کی ربا کی تفصیلات پوری طرح واضح نہ ہونے کے سبب اس میں بعض صحابہ کرام کو اشکال پیش آیا اور فقہاء کرام میں اختلافات منقول رہے۔ (معانی الآثار جلد نمبر۲ ص۲۳۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس طرح ام الخبائث (شراب) سے لوگوں کو بچانے کے لئے حرمت کے بارے میں تدریج اختیار فرمایا اسی طرح سود اور بیاج کے ظالمانہ اور لعنتی کاروبار کو ختم کرنے کے لئے بھی اس حکمت عملی کو استعمال کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ۲ سال پہلے سود کو کلیۃً ومطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔

ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے کہ سود کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وما اتيتم من ربا ليربوا فى اموال الناس فلا يربو عند الله وما اتيتم من زكوة تريدون وجه الله فاولئك هم المضعفون (۳۹) (الروم)

ترجمہ: اور جو مال تم بڑھانے کو اس لئے دو کہ وہ لوگوں کے مال میں مل کر زیادہ ہو جائے۔ یعنی بڑھ کر واپس

آجائے. تو اس دینے سے مال اللہ کے ہاں نہیں بڑھا کرتا اور جو صدقہ تم محض خدا کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں۔

یعنی سود بیاج سے گو بظاہر مال بڑھتا دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت میں گھٹ رہا ہے جیسے کسی آدمی کا بدن ورم سے پھول جائے وہ بیماری یا پیام موت ہے۔ اور زکوٰۃ نکالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال کم ہوگا۔ فی الحقیقت وہ بڑھتا ہے۔ جیسے کسی مریض کا بدن مسہل و تنقیہ سے گھٹتا دکھائی دے مگر انجام اس کا صحت ہو۔ سود اور زکوٰۃ کا حال بھی انجام کے اعتبار سے ایسا ہی سمجھ لو۔

یمحق اللہ الربوٰ و یربی الصدقات

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(البقرہ ۲۷۶)

حدیث میں ہے کہ ایک کھجور جو مومن صدقہ کرے قیامت کے دن بڑھ کر پہاڑ کے برابر نظر آئے گی۔

اس آیت میں صرف اتنی بات کہی گئی ہے کہ سود سے دولت کی افزائش زکوٰۃ سے ہوتی ہے اس کے بعد سود در سود کی ممانعت کی گئی۔ چنانچہ سورہ آل عمران رکوع ۱۴ نمبر ۱۳۰ میں ارشاد فرمایا۔

یایها الذین امنوا لا تأکلوا الربوا اضعافا مضاعفة واتقوا اللہ لعلکم تفلحون واتقوا النار التی اعدت للکافرین۔ اے ایمان والو تم کئی کئی گنے بڑھا کر سود نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ اور اس آگ سے ڈرو جو منکروں کے لئے تیار کی جا چکی ہے۔

اے ایمان والو سود مت کھاؤ دگنا چوگنا بنا کر اس کا مطلب اور مفہوم یہ نہیں ہے کہ تھوڑا سود لے لیا کرو بالفاظ دیگر سود مرکب نہ لو اور سود مفرد لے سکتے ہو۔ بات یہ ہے کہ جاہلیت میں سود اسی طرح لیا جاتا تھا۔ یہاں کے بنیے مہاجن اور سیٹھ لیتے ہیں۔ سود در سود در سود بڑھاتے چلے گئے یہاں تک کہ سود روپیہ میں بڑھ کر روپیہ کی جائیدادوں کے مالک بن بیٹھے۔ اسی صورت کو یہاں اضعافاً مضاعفة سے تعبیر فرمایا۔ یعنی اول تو سود مطلقاً حرام وقبیح ہے۔ اور یہ صورت تو بہت ہی زیادہ شنیع و قبیح ہے جیسے کوئی کہے میاں مسجد میں گالیاں مت بکو یا عالم دین کے سامنے جھوٹ مت بولو۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مسجد سے باہر گالی بکنے کی اجازت ہے یا غیر عالم کے روبرو جھوٹ بولنا جائز ہے۔ جبکہ

باقی صفحہ ۲۹ پر

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر: اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۱۶

مرزا کو سونا بنانے کا بھی خبط تھا. سونا بنانے کے تجربات کرتے رہتے تھے. سونا بنانے کے نسخے حاصل کرتے اور پھر وہ دوائیں جمع کرتے. ان دواؤں سے نسخے بنانے کی کوشش میں لگے رہتے. لیکن مرزا قادیانی کو کبھی اس میں کوئی کامیابی نہ ہوئی..... مرزا کبھی سونا نہ بنا سکا.... اسے یہ حسرت ہی رہی کہ سونا بن جاتا...

آپ کو چلتے چلتے یہ بھی بتا دوں کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا تھا کہ اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ سونے کا بنا دوں..... اللہ تعالیٰ نے بھی ایک مرتبہ فرشتوں کے ذریعہ یہ جملہ دریافت فرمایا تھا کہ بادشاہ بننا چاہتے ہیں یا مسکین نبی. آپ نے بادشاہ بننا پسند نہیں فرمایا تھا۔

مرزا لوٹ کھسوٹ کا بھی بہت بڑا امام تھا. اس نے اشتہارات شائع کئے کہ میں ایک بہت بڑی کتاب لکھنے والا ہوں.... جو کئی ہزار صفحات کی کتاب ہوگی. اس کا نام براہین احمدیہ ہوگا.... اور یہ کہ اس کی پچاس جلدیں ہوں گی اور اس پر ہزار ہا روپیہ صرف ہوگا لہٰذا چندہ جمع کرایا جائے..... لوگوں نے چندے پر چندہ جمع کرانا شروع کر دیا... اس طرح مرزا نے ہزاروں روپے جوڑ لئے، اور پھر کیا کیا! براہین احمدیہ نامی کتاب کے صرف پانچ حصے لکھے اور اس کے بعد اس کی تصنیف کا کام بند کر دیا. جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ مرزا جی.... آپ نے تو پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا تو مرزا نے جواب دیا.

"۵ اور ۵۰ میں صرف ایک صفر کا ہی تو فرق ہے...

یعنی ہم نے پانچ جلدیں لکھ دیں تو گویا ہم نے پچاس جلدیں لکھ دیں۔

آپ نے مرزا کا جواب ملاحظہ فرمایا.... ایسے بھی نبی ہوتے ہیں؟.. لیکن زیادہ حیرت ان لوگوں پر ہے جو اس کو نبی اللہ مان لیتے ہیں..... جبکہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزا کو گالیاں دینے کا بھی بہت ملکہ تھا..... اس نے ایک دو نہیں اپنی کتابوں میں ان گنت گالیاں دیں۔ ایسی ایسی گالیاں کہ آپ نے پہلے کبھی نہ سنی ہوں گی۔ چند گالیاں آپ بھی سن ہی لیں... جھوٹے نبی کی زبان سے گالیاں ہی نکل سکتی ہیں.....

اپنے مخالفین کے بارے میں مرزا اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے:۔

"دیہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔

اپنے مخالفوں کے بارے میں ایک کتاب میں لکھتا ہے:۔

"ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

اور یہیں:۔

"کیا تم بھیڑیئے ہو۔ اے جاہلو!

ایک اور کتاب میں لکھتا ہے:۔۔

"ورنہ نڈیوں کی اولاد جو مجھے قبول نہیں کرتے۔

کرتی ہونا چاہئے تھا۔ مرزا اردو گرامر سے بھی ناواقف تھا۔

داستان ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

قسط: ۱۶

ازبلا۔ میں نے نہ تو انجیل شریف سے انکار کیا اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام سے۔ بلکہ میں یہ کہتی ہوں کہ اصل انجیل کی تعلیم سے حضرت مسیح نہ تو خدا ثابت ہوتے اور نہ کفارہ کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ سب عیسائیوں کا ایجاد ہے۔

میکائیل۔ گویا دنیا کے تمام عیسائی جھوٹ بولتے ہیں اور جملہ عیسائیوں نے انجیل شریف کے خلاف اتفاق کر رکھا ہے۔ کم بخت اور جہنمی لڑکی! اگر تو کسی بات کو بات کو سمجھ نہیں سکتی تو بزرگوں کے فیصلہ ہی کو تسلیم کر۔ کیا یہ تمہارے باپ جو لاٹ پادری ہیں۔ اور جن کو گناہوں کے بخشنے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے۔ وہ بھی ان باتوں کو غلط سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا تمام بطریق، قیس، رہبان، اور علمائے دین اور دین الٰہی کی خدمت کرنے والے سب کے سب گمراہ ہیں؟

ازبلا۔ جس طرح انجیل شریف سے حضرت مسیح کی خدائی اور کفارہ ثابت نہیں ہوتا اسی طرح موجودہ نام نہاد عیسائیوں کا انجیل سے عیسائی ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے خیالات میرے لئے حجت نہیں ہو سکتے۔

میکائیل۔ واہ واہ! گویا ہم مغشوش اور جھوٹے عیسائی ٹھہرے۔ اور تو حقیقی اور سچی عیسائی! کم بخت تیری عقل کو آخر کیا ہو گیا ہے؟ تو تو بزرگوں سے بھی پھر گئی آخر تیرے پاس کیا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ عیسائی سچے عیسائی نہیں ہیں۔

ازبلا۔ خفا ہونے کی کوئی بات نہیں۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ اگر آپ نے موجودہ عیسائیوں کو انجیل شریف کی رو سے عیسائی ثابت کر دیا تو میں ان کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم کر لوں گی اور ان کے قول کے سامنے انجیل سے ہرگز کوئی استدلال نہیں کروں گی۔ بس آپ انجیل سے موجودہ عیسائیوں کو مسیحی ہونا ثابت کیجئے۔

میکائیل۔ اگر کوئی شخص آفتاب کے وجود سے انکار کر دے تو اس کو کس طرح سمجھایا جا سکتا ہے۔ تمام دنیا میں عیسائی موجود ہیں اور تو کہتی ہے۔ کہ وہ انجیل کی رو سے عیسائی نہیں ہیں۔ آخر اس کا ثبوت؟ ہم سب کے عیسائی ہونے کا ثبوت کیا کم ہے کہ ہم انجیل شریف کو مانتے ہیں۔ خداوند مسیح کی خدائی کے قائل ہیں۔ کفارہ اور مسیح کے خون پر ہمارا ایمان ہے؟

ازبلا۔ انجیل کو کیا مسلمان نہیں مانتے؟ پھر کیا آپ ان کو عیسائی کہہ سکتے ہیں؟ رہا خدائی مسیح اور کفارہ پر ایمان لانا تو یہ عیسائی ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ہرگز عیسائی نہیں ہیں۔ کیونکہ ان عقیدوں کا انجیل سے پتہ نہیں چلتا۔

پیطرس۔ او نابے کا لڑکی! تجھے کیا ہو گیا ہے۔ اور تو کیوں ہمارے عیسائی ہونے میں شک کر رہی ہے؟ کم بخت اگر ہم عیسائی نہیں تو اصلی عیسائیوں کا ثبوت دینا تیرے ذمہ ہے۔ بتا اصلی اور حقیقی عیسائی دنیا میں کہاں بستے ہیں؟

ازبلا۔ آپ جس قدر چاہیں غیظ و غضب کا اظہار فرمالیں۔ لیکن حق بات کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ اگر آپ مجھ سے ثبوت مانگتے ہیں تو صاف صاف سن لیجئے کہ موجودہ عیسائی ہرگز مسیحی نہیں ہیں۔ اور یہ سچا مسیحی کون ہو سکتا ہے؟ تو میں انجیل شریف سے ہی اس کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔

میکائیل۔ اری کم بخت باتیں کیوں بناتی ہے ثبوت کیوں نہیں پیش کر دیتی؟

ازبلا۔ بہت اچھا سنیئے سچے عیسائیوں کی نشانیاں یا علامات انجیل شریف میں اس طرح آئی۔

"اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔ (انجیل مرقس باب، آیت ۱۷ و ۱۸)

دوسری جگہ ایمان دار مسیحی کی نشانی یہ بتائی ہے:۔

"شاگردوں نے یسوع کے پاس الگ آکر کہا کہ ہم اس بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا۔ تو تم پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا

جا تو وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ (انجیل متی۔ باب ۱۷۔ آیت ۱۹ و ۲۰) یعنی اگر کسی عیسائی میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا سکے گا۔ انجیل شریف کے ان دو حوالوں سے سچے عیسائی کی نشانیاں مندرجہ ذیل ثابت ہوئیں:-

(۱) بد روحوں کا نکالنا (۲) نئی نئی زبانیں بغیر سیکھے بولنا (۳) زہریلے سانپوں کو اٹھا لینا (۴) زہر کا پیالہ پی لینا اور ضرر سے محفوظ رہنا (۵) بیمار پر ہاتھ رکھ کر اچھا کر دینا (۶) پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا۔

پس جو شخص عیسائیت کا دعویدار ہے۔ اس کو چاہئے کہ پہلے وہ چھ علامات کو اپنے اندر ثابت کرے۔ اچھا آپ بھی تو مسیحی ہیں ان چھ باتوں کو چھوڑیئے اور کسی بیمار پر ہاتھ رکھ کر شفا دیدیجئے؟ آپ کسی پہاڑ کو تو اپنی جگہ سے کیا ہٹائیں گے۔ لیجئے یہ پتھر پڑا ہوا ہے۔ آپ اس کو دس انگل ہی پرے ہٹا دیجئے۔ تاکہ انجیل کی رو سے آپ کا سچا مسیحی ہونا ثابت ہو جائے؟

میکائیل۔ بیشک انجیل میں یہ سب کچھ موجود ہے۔ مگر یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ جو مسیحی یہ معجزات نہ دکھائے تو وہ مسیحی نہیں ہے؟ دوسرے یہ تمام علامات حواریوں کے ساتھ مخصوص ہیں نہ کہ عام عیسائیوں کے لئے۔

ازبلا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ انجیل میں تو صاف لکھا ہے کہ جس عیسائی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس کے کہنے سے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس عیسائی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ دوسرے یہ بات کہ ان تمام نشانیوں کا تعلق صرف حواریوں سے ہے عام عیسائیوں سے نہیں یہ بھی غلط ہے کیونکہ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ "اور ایمان داروں کے درمیان یہ معجزات ہوں گے۔ اگر یہ نشانیاں صرف حواریوں سے مخصوص ہیں۔ تو ایمان داری بھی انہیں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حواریوں کے بعد کوئی بھی سچا مسیحی پیدا نہیں ہوا۔

پطرس۔ کم بخت! میں تب ہی تو کہتا ہوں کہ تو انجیل کے اسرار اور بھیدوں کو نہیں سمجھ سکتی۔ اری بیوقوف ان معجزات سے مراد روحانی امور ہیں۔ یعنی بیماریوں سے مراد روحانی بیماریاں۔ زہر سے مراد کفر۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں پر کفر کا حملہ بھی ہو تو وہ ایمان سے منحرف نہیں ہوں گے وغیرہ۔

ازبلا۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے! آپ مجھے تو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ مگر کہیں آپ خود اس کے مصداق ثابت نہ ہو جائیں۔ دیکھئے حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ اس سے بڑے کام کرے گا۔

(انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۲)

اگر معجزات سے مراد روحانی امور لئے جائیں تو ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح نے نہ تو کسی مردہ کو زندہ کیا نہ اندھوں کو بینائی بخشی۔ نہ بد روحوں کو نکالا۔ اور نہ بیماروں کو اچھا کیا۔ بلکہ آپ نے روحانی مردوں، دل کے اندھوں اور ناپاک روحوں کو اچھا کیا۔ یعنی ان میں ایمان کی روشنی پیدا کر دی۔ لیکن آپ حضرت مسیح کی نسبت یہ تاویل ہرگز پسند نہیں کرتے۔ تو دوسروں کے لئے یہ نیا قاعدہ کیوں گھڑا جاتا ہے۔ کیونکہ مسیح نے فرمایا۔ "جو کام میں کرتا ہوں" پس مسیح نے جو کام بھی کئے اور جس نوعیت سے بھی کئے ویسے ہی کام ایمانداروں کو کرنے چاہئیں۔ ورنہ وہ ایماندار نہیں رہتے۔

پطرس۔ اس کافرہ لڑکی کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ اس کا علاج سمجھانا بجھانا نہیں بلکہ وہی سزا ہے جو انکویزیشن (محکمۂ احتساب جس کے فیصلے کے بعد مجرم کو شکنجوں میں کسا جاتا تھا) تجویز کرے۔

(میکائیل سے) آپ اس لڑکی کو گھر سے نکال دیجئے اور مقدس باپ (لاٹ پادری) سے کہہ دیجئے کہ اب اس کا مرض لاعلاج ہو چکا ہے اس کی کوئی اور ہی تدبیر کرنی چاہئے۔

یہ کہہ کر میکائیل اور پطرس اٹھ کھڑے ہوئے اور دوسرے کمرہ میں جا کر کچھ مشورہ کرنے لگے میکائیل کی لڑکی میرانو نے ازبلا سے کہا کہ اب تم فوراً چلی جاؤ۔ تمہارے یہاں رہنے سے خبر نہیں کیا آفت آئے۔ لیکن یہ طے ہو گیا کہ ازبلا اور تمام سہیلیاں قرطبہ کے مشہور باغ میں شام کے وقت ضرور جمع ہوں اور مستقبل کے متعلق کچھ سوچیں۔ شام کی ملاقات کا وعدہ کر کے ازبلا میکائیل کے مکان سے باہر نکل آئی اور گھر کی طرف چل دی کہنے کو تو وہ گھر جا رہی تھی۔ مگر اس کا ہر قدم آگے کے بجائے پیچھے پڑتا تھا اور سوچتی جاتی تھی کہ دیکھئے گھر پہ کیا آفت آتی ہے۔ وہ جوں توں کر کے گھر پہنچی اور والدہ کے اصرار سے کھانا بھی کھایا۔ لیکن افکار کے ہجوم میں وہ اپنے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر سکی۔ اور شام کا انتظار کرنے کے لئے اپنے مخصوص کمرہ میں جا بیٹھی وہ اپنے کتب خانہ پر نظر کرتی۔ اور اپنے اسباب کو غور سے دیکھتی۔ گھر کے گوشہ گوشہ پر حسرت بھری نگاہ ڈالتی اور بار بار خیال کرتی۔ دیکھو اب اس گھر میں رہنا ہوتا ہے کہ نہیں۔ معلوم نہیں میرے بعد میری چیزوں کو

باقی ص ۲۶ پر

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

فتنہ قادیانیت اور ہم

تحریر
مولانا محمد اکرم طوفانی
سرگودھا

غیرت ہے مسلمانوں کا جوہر یہ نہ بھولو
ہر دین کے گستاخ کو آداب سکھادو

حضرات گرامی! آج جو کچھ ملک عزیز پاکستان میں ہو رہا ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے قتل و غارت ڈکیتیاں، چوریاں، اغوا برائے تاوان اور سب سے خطرناک اور دہشت گردی کی انتہا کہ زنا بالجبر کے علاوہ اجتماعی زنا سرعام شروع ہو گیا ہے غریب یا امیر کی عزتوں اور عصمتوں کو لوٹا جا رہا ہے آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اس کا پس منظر کیا ہے بات بالکل واضح ہے۔ ہمارے مسلمان معاشرہ میں ملی غیرت کا فقدان ہے دین اور عظمت مصطفیٰ کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

ہم دنیا کے لئے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں سیاسی قتل و غارت کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے حتیٰ کہ سیاسی انتقام اور سیاسی اغراض فاسدہ کے لئے عزتوں اور عصمتوں کے سودے بھی شروع کر دیئے ہیں یہ سب کچھ اس پاکستانی مسلمان معاشرے پر اللہ کی سزا ہے اور ہم ان سیاسی جھگڑوں میں اس قدر منہمک ہو گئے ہیں کہ نیک و بد یعنی اچھے برے کی تمیز ختم کر دی ہے ہر وہ کام ہمارے لئے باعث حیات ہے جس میں ہماری ظاہری شان و شوکت باقی رہے سیاسی جھگڑوں اور جمہوری دھندوں کے لئے وحدت امت کو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے۔

وحدت امت میں سیاسی دکانداریاں چمکانے کے لئے مسلمانوں کو آپس میں اس قدر دور کر دیا ہے کہ درمیانی اختلافی فاصلے سکڑنے کا تصور بھی محال ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن جب لوگوں کے فیصلے ہوں گے ایک آدمی جو بظاہر اچھے اعمال لیکر حاضر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالنے کا حکم صادر فرمائیں گے وہ بندہ عرض کریگا اے خالق کائنات میں تو اچھی خاصی نیکیوں کا انبار لیکر آیا ہوں اور مجھے دوزخ کی نذر کر دیا گیا ارشاد باری تعالیٰ ہو گا بے شک نیکیاں لیکر آیا لیکن تیری وجہ سے تیرے اقوال و اعمال سے وحدۃ امت مصطفیٰ پارہ پارہ ہوئی تھی یہ تو نے اتنا بڑا نقصان پہنچایا کہ اس کے مقابلے میں تیری کوئی نیکی قابل قبول نہیں ہے ٹھیک اسی طرح ایک گنہگار شخص اللہ کے دربار میں حاضر ہو گا جس کو جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا حضورؐ فرماتے ہیں وہ شخص تعجب کریگا کہ میرے اعمال تو اس درجے کے نہیں ہیں اور میں جنت میں کس وجہ سے جا رہا ہوں۔ باری تعالیٰ فرمائیں گے تیرے ایک عمل اور قول کی وجہ سے وحدۃ امت مصطفیٰؐ کو فائدہ پہنچا تھا اور حضورؐ کی امت تیرے قول و عمل کی وجہ سے اکٹھی ہو گئی تھی کاش کہ مسلمان ان حقیقی اسباب کی طرف غور کرتے اور ان کی ملی غیرت بیدار ہوتی۔ اور امت محمدیہ کو ذاتی اغراض و مقاصد فاسدہ کے لئے آپس میں نہ لڑاتے اور ان لوگوں پر نہ صرف کڑی نظر رکھتے بلکہ ملی غیرت کا لحاظ کرتے ہوئے ان سے خود بھی ہوشیار رہتے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس خطرناک گروہ سے بچانے کی کوشش کرتے قادیانی مرزائی انڈر گراؤنڈ ڈگری نوکری چاکری کا لالچ دے کر ہزاروں نوجوان مسلمانوں کے ایمانوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں اور وحدۃ ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کرنے کی جو کوشش قادیانی کر رہے ہیں وہ یہودی بھی نہ کر سکے۔ پچھلے دنوں پشاور کی صوبائی اسمبلی میں ایک مسلمان ممبر نے تحریک پیش کی کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کا حق مجروح ہوا ہے مجھے اسمبلی میں بحث کی اجازت دی جائے۔

اس مسلمان ممبر نے سپیکر سے کہا کہ ڈاکٹر نذیر احمد قادیانی نے مجھے خط لکھا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار نوجوان مسلمان ہم قادیانی بنا چکے ہیں لہذا یہ نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا۔ بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے سپیکر نے اجازت محض اس لئے نہ دی کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے مسلمانو آپ کی ملی غیرت کب بیدار ہو گی قادیانی اب بھی اندر ہی اندر سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں اور مسلمان ہیں کہ ان کی دکانوں سے سودا سلف خریدتے ہیں۔ ان کے ڈاکٹروں سے علاج کراتے ہیں ان کی غمی شادیوں میں شرکت کرتے ہیں ان کے ساتھ ویلکم کرتے ہیں۔ اور ان کو باور کراتے ہیں کہ ہم مسلمان اپنے کتے اور گدھے کے لئے تو بھی خفگی رکھ سکتے ہیں لیکن تم قادیانی اتنے بڑے مجرم نہیں ہو۔ اور خدا شاہد ہے قادیانی خود بھی یہ محسوس کرتے ہیں۔

کہ اگر ہم مسلمان کے نزدیک اس قدر بھی برے ہوتے جس قدر مسلمانوں کے نزدیک ان کی کتی اور گدھی کو مارنے والا مجرم ہوتا ہے تو یہ ہمارے ساتھ بھی بائیکاٹ کرتے۔ قادیانیوں کے گرو گھنٹال مرزا انگا مانے جس قدر توہین اسلام اور عظمت مصطفیٰ کو داغدار کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اگر شہری

باقی صفحہ ۲۴ پر

جعل سازوں کی جعلی کرنسی

اگر ملک میں جعلی کرنسی خلافِ قانون جرم ہے تو جعلی نبوّت کی اجازت کیوں؟

تحریر: محمد یوسف آسی جھنڈانوالہ

مشترکہ ہندوستان پر غاصب حکمران فرنگیوں نے جبری حکومت کی جس کی مخصوص پالیسی خود انگریز مورخین نے یہ لکھی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو انگریز عیار کی اس مکاری کو نہ سمجھ کر اب بھی بعض سادہ لوح انسان یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ انگریز کی حکومت میں بڑا انصاف تھا کہ اگر کوئی انسان ناحق قتل ہو جاتا تو قاتل انگریزی عدالت سے کبھی نہ بچتا تھا بلکہ پھانسی چڑھا دیا جاتا لیکن بندۂ احقر کے نظریات اس سادہ لوحی کو ایک سہانا مغالطہ بہت بڑا فراڈ تصور کرتے ہیں

فرنگی عیار کا مکاری سے پروف مصنوعی انصاف

انگریز اپنی فوج اور حکومت کے اہم عہدوں پر اپنی قوم کے ان افراد کو تعینات کرتا جو برطانیہ سے اس کی غاصبانہ حکومت کی وفاداری کا حلف اٹھا کر برآمد کیے جاتے تھے جبکہ ہندوستانی باشندے بالخصوص ہندو سکھ وغیرہ کو کمترین جفاکش نوکریاں دی جاتیں اور انگریز کی مغرور نظروں میں ہندوستانی باشندے اس کی رعایا ہو کر بھی دشمن ہی سمجھے جاتے سرفہرست مسلمان ہندو سکھ تینوں اقوام انگریز کی حکومت قانون و مذہب سے متنفر تھے انگریز کی سازش سے کوئی ہندو کسی مسلمان کو ناحق قتل کر دیتا تو انگریز کا ایک دشمن یعنی مسلمان انگریز کے دوسرے دشمن یعنی ہندو کے ہاتھوں ختم ہو جاتا اور انگریز کا دوسرا دشمن یعنی ہندو اس کو پھانسی لگوا کر انگریز کا قانون ختم کر دیتا اسی طرح انگریز کے دو دشمن بھی خود بخود ختم ہو جاتے اور اس مصنوعی انصاف کو نہ سمجھ کر سادہ لوح سینکڑوں انگریز کے دشمن دوست بن جاتے اگر انگریز انصاف پسند تھا تو ان تینوں اقوام یعنی مسلمان ہندو سکھ کے مذہبی اجتماعات پر انگریز ہی کے حکم پر جب انگریز ہی گولیاں چلا کر انہیں ناحق قتل کرتے تھے تو ان قاتلوں کو انگریز کی عدالت نے کبھی سزا کیوں نہ دی اس حقیقت کو چھپانے کے لیے انگریز نواز راشی جانبداروں کے عکس اپنے دلوں میں فکس کر کے انگلش جنگلی الاپتے ہیں اس جبری طرف داری نے تاریخی اوراق میں رد و بدل کر کے قوم سے سنگین مذاق کیا لیکن تاریخی اوراق سے خون شہداء کی چھینٹیں کون مٹا سکتا ہے خون شہداء کی معطر خوشبو ضمیروں کو روشن رکھتی ہے جسد شہداء کی مسکراہٹ کی منظر کش روشن آنکھوں کی بینائی کی سیاہی جذب کر سکتی ہے جس طرح کچی پنسلوں سے اوراق کو سیاہ کر کے مٹانا اپنے مفاد پرست رد و بدل کا بین ثبوت ہے اسی طرح بزدل ہاتھوں راشی قلم اور بھیک میں مانگی روشنائی سے لکھے تاریخی اوراق مستند تصور نہیں کیے جاتے۔

جب انگریز مکار کی لڑاؤ اور حکومت کرو والی مخصوص پالیسی اور مکر سے پروف حق کے خلاف مصنوعی انصاف کا بھانڈا حقیقت پسندوں کی قربانیوں نے چوراہے میں پھوڑ دیا تو ہندوستانی باشندے سمجھ گئے کہ فرنگی عیار صرف ہمارے وطن پر ہی غاصبانہ حکومت نہیں کر رہا بلکہ وہ ہمارے وجود آزادی اور مذہب کا بھی کھلا دشمن ہے تو بیداری کی لہروں نے پھیرے طوفانوں کا سماں باندھ دیا۔ انگریز کی شاطر شیطانی پر بیداری کا بگل بجا کر بدبودار پسینہ آ گیا جنگلی بھوکے درندوں کی طرح انگریز نے شکار کو اپنے بچھائے جال سے نکلتے دیکھا تو نئی چال چلنے کے لیے ایک میٹنگ بلائی اور چالاک لومڑی کی طرح ان کی شاطر نظروں نے پورے ملک کو ٹٹولا آخر ان کی نظر ایک ازلی غدار پر آ کر ٹھہر گئی جو انگریز کی کچہری میں ایک ادنیٰ منشی تھا۔

انگریزوں نے حکومت کو طول دینے کے لیے مرزا قادیانی کے پاگل دماغ میں رشوت کا زہر اور سرپرستی کا تعصب ملا کر اس کی غلام گردن میں جعلی نبوت کی پر تعفن گھنٹی باندھ کر اپنی غاصبانہ حکومت کی سرپرستی میں بجوائی اور مرزا غلام قادیانی نے چند ٹکوں کا منشی ہو کر وہ گھناؤنے جرم انجام دیئے جن جرائم کو لاکھوں کی جائیدادیں رشوت میں لے کر بھی ضمیر فروش لوگ پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے تھے اپنے ہی گھر کے چوہدر اور بھگوڑے کو نبوت کا ڈاکو بنوایا اس جرم عظیم کے بوجھ سے بوجھل ہو کر مرزا نے کبھی کوئی دعویٰ کیا کبھی کوئی انگریز کے ازلی دشمن تو مسلمان ہی تھے اور مرزا کو بھی مسلمانوں کے برحق رسول ﷺ کی برحق نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ٹریننگ دی گئی مگر اس گستاخ نے کسی بھی نبی کسی بھی نبی کے عقیدت مندوں اور بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنے کی پرواہ نہیں کی یہ سب کچھ اس کے اپنے بدبخت ہاتھوں کی تحریروں سے ثابت ہے اگر کسی کو کوئی شک گزرے تو ہماری جماعت کے دفتر سے رجوع کرے انشاء اللہ اشکالات دور کر دیئے جائیں گے۔

گستاخ گستاخوں کے کندھوں پر چڑھ کر ناچا اور ناچتا ناچتا جہنم واصل ہو گیا۔

اس عہد جدید میں بھی سادہ لوح لوگ مرزائیوں قادیانیوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور سابقہ کچھ لوگوں نے بھی یہی غلطی کی تھی جس کا خمیازہ وطن عزیز اور پوری قوم اب تک بھگت رہی ہے۔

تاریخی جھروکوں میں جھانک کر دیکھنے پر بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ اگر کچھ ضمیر فروش غدار لوگوں کے گروہ انگریز نواز نہ بنتے دولت و جاگیرداروں کے لالچ میں انگریزوں کی سازشوں کو پروان نہ چڑھاتے تو فرنگی خونخوار بھیڑیے کو تفرقہ بازی کے بیج بو کر اور ڈنڈی مار تقسیم کا جرم عظیم کر کے بھی شٹل کاک کرانی مرضی سے دن کے اجالے میں ہندوستان کی دولت اکٹھی کر کے اپنے ساتھ لے جانے کی جرأت نہ ہوتی بلکہ ان کو چوروں کی طرح مسروقہ مال چھوڑ کر رات کی تاریکی میں شکست خوردہ لشکر کی طرح سامان حرب بھی چھوڑ کر رفو چکر ہونا پڑتا۔

لیکن تعصب کے جنون سے پاگل لوگ اب بھی اس طرح حقیقت کو بلی بنا کر اور خود کبوتر بن کر خوف و بزدلی سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں بعض لوگ اب بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزائی قادیانی مسلمانوں جیسا کلمہ قرآن نماز پڑھتے ہیں پھر ان سے دشمنی کیسی میں ان لوگوں کی خدمت میں ادب و احترام سے عرض کرتا ہوں کہ یہ اعتراض قطعی غلط ہے کیونکہ مرزائیوں کی اپنی کتابوں میں کلمہ الگ ہے قرآن کی جگہ تحریف آیات پر مشتمل کتاب ہے جنازہ الگ نکاح الگ اسلام کو وسیلہ کہہ کر نیا مذہب اختیار کیا نبی الگ ان کی کتابوں میں اس خدا کا تعارف کرایا گیا اور اس سے وہ وہ باتیں منسوب کیں جن سے مسلمانوں کے معبود حقیقی پاک ہے کاش معترض لوگ اعتراض کرنے سے پہلے مرزائیوں کی تحریریں پڑھ لیتے لیکن ہماری کسی سے ذاتی دشمنی ہرگز نہیں چند دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

شرعی دلیل!

اگر کسی مسلمان پر غسل فرض ہو جائے تو جب تک وہ مسلمان جس پر برحق مذہب اسلام کے ہر حکم کی تکمیل فرض ہے غسل کر کے پاک نہ ہو جائے نماز تلاوت داخلہ مساجد و دیگر شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتا مسلمان عورت ایام ماہواری میں نماز تلاوت روزہ وغیرہ نہیں انجام دے سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے پھر بھلا سوچیے تو سہی جن بدبختوں کے پورے وجود کے ساتھ دل بھی ارتداد کی غلاظت سے بھرے ہوئے ہوں ان کو شعائر اسلام کی اجازت کیوں کر دی جا سکتی ہے۔

قرونِ اولیٰ کی دلیل!

خلیفہ اوّل بلا فصل حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق میں نبوت کے جھوٹے بدبخت ڈاکو مسیلمہ کذاب اور اس کی ناپاک ذریت سے جہاد کیوں کیا گیا وہ بھی بظاہر یہی کلمہ و نماز پڑھتے تھے مگر دلوں میں ارتداد کا زہر بھرا ہوا تھا جس سے لوگوں کا ایمان خراب کرتے تھے اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت اسی ایک واقعہ سے ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت سید المرسل خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کانِ اقدس میں کفار سے جتنی بھی جنگیں ہوئیں ان تمام علاقوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد تقریباً دو سو انسٹھ تھی مگر نبوت کے ڈاکو مسیلمہ کذاب سے صرف ایک معرکہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

پارلیمنٹ پاکستان

وطن عزیز پاکستان کی پارلیمنٹ میں ہماری غفلت سے اکثریت ان لوگوں کی پہنچ جاتی ہے۔ جو شعائر اسلام کی مکمل پیروی کو دشوار سمجھ کر اس سے دامن بچانے کے لئے بال کی کھال اتارنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں جس وقت مرزائی ذریت سے نیشنل اسمبلی میں طویل بحث و مباحثہ ہوا تو پارلیمنٹ ممبران نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار کیوں دلوایا کیونکہ ان کی خفیہ سازشوں کے جرائم ان کے سامنے آ گئے تھے اس وقت بھی مرزائی بظاہر مسلمانوں والے کلمے کا لیبل لگائے ہوئے تھے

عقلی دلیل!

جعلی کرنسی بنانے اور چلانے والوں پر ہر ملک میں قانونی گرفت کیوں ہے جب کہ جعلی کرنسی پر وہی رنگ وہی سائز وہی تصویر وہی ڈیزائن اتنی ہی رقم کا اندراج ہوتا ہے جس اصل کرنسی کی جعلساز نقل اتارتے ہیں اسی حکومت کا اس پر نام تحریر ہوتا ہے پھر ان کو مجرم کیوں گردانا جاتا ہے کیا وہ کرنسی پر اپنا نام لکھتے ہیں یا میدان میں آ کر سرعام اس حکومت کو چیلنج کرتے ہیں ہرگز نہیں ان کا جرم یہ ہوتا ہے کہ وہ خود جھوٹے دھوکے باز ہو کر بھی خود کو اور اپنے جعلی نوٹوں کو سچا ثابت کرنے کی ناپاک کوشش میں مارکیٹ میں لاتے ہیں اگر حکومت ان پر گرفت نہ کرے تو چند روز میں ہی ملک کا نظام مفلوج ہو سکتا ہے اس سزا کے درست ہونے میں اگر گریبانوں میں جھانکیں تو جعلسازوں کو بھی کوئی شک نہیں مگر ارتداد وہ گھناؤنا جرم ہے جس کی نحوست پورے عالم کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے پھر مرتد پر شرعی سزا کیوں نافذ نہیں جبکہ اپنے برحق مذہب نبی اقدس و ایمان کی طرح وطن عزیز بھی بہت پیارا ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں سے فی الفور برطرف کیا جائے ہمارے مسلمان بھائی غیور وفادار لوگ بڑی بڑی ڈگریاں لیے غیر ممالک کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں تناسب کے لحاظ سے ان کو ان کا حق دیا جائے اور مرتدوں پر شرعی سزا کا نفاذ جلد کر دیا جائے۔

فصل کی آمدنی سے زیادہ جب اس کھیت پر رقم دوائیوں پر ہی صرف ہو تو زمیندار و کاشتکار کس طرح ترقی پائے گا۔

وطن عزیز پاکستان کو اللہ کریم نے سبھی نعمتیں مرحمت فرما رکھی ہیں صرف نفاذ اسلام کا اعلان و عمل ہو جائے پھر دیکھیں کامرانی و شادمانی کس طرح قدم چومتی ہے اور تمام سازشوں [illegible]

باقی صفحہ ۲۵ پر

ختمِ نبوّت — چند مترجمین کے نزدیک

از: شبیر حسین شاہ زاہد منکانوی، اسلام آباد

ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جو علماء سلف و خلف کی دن رات کی علمی محنتوں اور شب بیداریوں کے نتیجہ کے طور پر عوام میں اپنی اہمیت و اصلیت کے ساتھ اجاگر ہو چکا ہے۔ یہ بات بلا قرآن و حدیث، اجماع امت، اجماع صحابہ اور دوسری جمہور آراء کی روشنی میں فیصلہ کن ثابت ہو چکی ہے۔ کہ یہ عقیدہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کے ساتھ مخصوص ہے اس امت مرحومہ کے خصوصی اشراف میں سے ایک ہے لہٰذا اس عقیدہ کا منکر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے باہر، کافر، راندۂ جہنمی ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ احزاب (۳۳) کی آیہ۔ ۴۰ (پارہ ۲۲) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا سے یہ عقیدہ صریحاً ثابت ہے (اس کے علاوہ ایک سو دوسری آیات قرآنی سے اشارہ موکد ہے۔ تقریباً دو سو دس احادیث نبوی سے تفصیلاً و مجملاً ظاہر ہے) ذیل میں چند اردو مترجمین اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے علماء و اہل دین کے آیہ مندرجہ کے تراجم پیش خدمت ہیں، تاکہ اس بات کو سب کے سامنے لایا جاسکے۔ کہ تقریباً (اردو زبان کی عمر کے) ہر دور میں "خاتم النبیین" کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ، اور وحی و پیغام الٰہی کا انقطاع مراد رہا ہے۔

(۱) مولانا سید ابو الحسن علی ندوی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں (ارکان اربعہ)۔

(۲) مولانا امین احسن اصلاحی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (تدبر قرآن جلد ششم)

(۳) سید امیر علی الدہلوی (بحر العلوم): محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں ولیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر (آخری) سب نبیوں پر، اور ہے اللہ سب چیز جانتا (مواہب الرحمٰن جلد ہفتم)

(۴) مولانا احمد رضا خان بریلوی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں: اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (کنزالایمان ترجمہ)

(۵) مولانا اشرف علی تھانوی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں۔ اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (تفسیر بیان القرآن جلد دوم)

(۶) مولانا احمد سعید صاحب دہلوی: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ یعنی نسب کے اعتبار سے۔ مگر ہاں: وہ اللہ کے رسول اور آخر النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر شے کی مصلحت کو خوب جانتا ہے (کشف الرحمٰن۔ ترجمہ قرآن)

(۷) ابو الوفا مولانا ثناء اللہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (اس لئے خدا اُن کی مدد ضرور کرے گا کیونکہ وہ اللہ کے محبوب ہیں) اور خدا سب کچھ جانتا ہے۔ (ترجمہ قرآن و حاشیہ)

(۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم زید کے باپ نہیں (زید کی بیوی سے نکاح کرنا اُن کیلئے حرام ہو) اور لیکن اللہ کے رسول ہیں۔ اور سب انبیاء کے لئے خاتم ہیں (سب کے ختم کے بعد آئے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے (تفسیر مظہری جلد نہم)

(۹) ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (فیوض القرآن حصہ دوم)

(۱۰) مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی: نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور ختم کرنے والا تمام نبیوں کا اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا۔ (ترجمہ قرآن بمعہ تفسیر موضح القرآن)

(۱۱) زاہد ملک: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مُہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (مضامین قرآن حکیم ص ۳۱۹)

(۱۲) مولانا محمد احمد: نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا تمہارے مردوں میں سے اور لیکن رسول ہے اللہ کا اور ختم کرنے والا نبیوں کے اور ہے اللہ ہر چیز کا جاننے والا (جلد پنجم درس قرآن)

(۱۳) شاہ عبد القادر دہلوی: محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ ہر چیز جانتا۔ (ترجمہ قرآن بمعہ حاشیہ موضح القرآن)

(۱۴) مترجم تفسیر حقانی از مولانا ابو محمد عبد الحق الدہلوی حقانی۔ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں (زیدؓ کے بھی نہیں) لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں پر مہر ہیں۔ اور اللہ ہر بات جانتا ہے۔ (جلد پنجم)

(۱۵) مترجم تفسیر ابن کثیر از علامہ عماد الدین ابن کثیرؒ: تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمدؐ نہیں۔ لیکن آپ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے (اردو ترجمہ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم)

(۱۶) مولانا عبد الماجد دریا آبادی: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (ترجمہ و تفسیر ماجدی حصہ دوم)

(۱۷) مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی والے : محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مُہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا (تفسیر جواہر القرآن حصہ سوم)

(۱۸) ڈاکٹر غلام جیلانی برق : محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں (بلکہ اس کی محبت و رحمت کا دامن وسیع تر ہے) یعنی وہ اللہ کا رسول اور خاتم الانبیاء ہے (حرف محرمانہ)

(۱۹) مولانا فتح محمد جالندھری : محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مُہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (ترجمہ قرآن بمعہ لفظی ترجمہ شاہ۔

(۲۰) پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری (بھیروی) : نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم)

(۲۱) امام محمد بن عبدالوہاب التمیمی النجدی : آیت زیر بحث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں" "اور محمد خاتم الانبیاء ہیں اور سب سے افضل ہیں" (بحوالہ کتاب التوحید)

(۲۲) محمد علی خان آف ہوتی (مردان) : لوگو! محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں (تو زیدؓ کے باپ کیوں ہوں) وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تمام چیزوں کے حال سے باخبر ہے۔ (تفسیر کاشف البیان جلد پنجم)

(۲۳) مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی : محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مُہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کا جاننے والا (معارف القرآن جلد ہفتم)

(۲۴) مولانا محمود الحسن دیوبندی : محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مُہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا (ترجمہ و حاشیہ قرآن)

(۲۵) سید ابوالاعلیٰ مودودی : (لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (تفہیم القرآن جلد چہارم)

(۲۶) ڈاکٹر نصیر احمد ناصر : (حضرت) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کر دینے والے ہیں۔ (ردیباچہ پیغمبر اعظم و آخر)

(۲۷) فارسی ترجمہ قرآن : محمدؐ پدر ہیچیک از مردان شما نیست (پس زن زید زن فرزندش نبود و پس از طلاق وی تواند گرفت) لیکن او رسول خدا و خاتم انبیاست و خدا ہمیشہ بر ہمہ امور عالم آگاہ بیست (مطبوعہ مرکز الثقافۃ الدینیہ مرکز معارف مذہبی۔ لندن۔ برطانیہ)

(۲۸) علامہ محمد انور شاہ محدث کشمیری : آپ آیۂ ختم نبوت کی بحث میں یوں ارشاد فرماتے ہیں "آپ کی روحانی ابوت اعلیٰ و اکمل بھی ہے اور تاقیامت قائم و دائم بھی کیونکہ آپ اللہ کے رسول بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی۔ اس لئے آئندہ کسی بالغ مرد کو آپ کا بیٹا کہہ کر نہ پکارا جائے۔ اس لئے فرمایا۔ وخاتم النبیین یعنی آپ اشخاص انبیاءؑ کے خاتم اور آخری فرد ہیں (خاتم النبیین اردو فارسی ترجمہ و تشریح مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

(۲۹) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی : محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ (مہر منیر باب ۵ فصل ۳ صفحہ ۱۶۲)

(۳۰) موضح القرآن (حاشیہ قرآن) : حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد یا لڑکے گزر گئے۔ یا بیٹیاں تھیں کوئی مرد ہوا نہیں۔ کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو۔ مگر رسول اللہ کا ہے۔ اس حساب سے سب اسی کے بیٹے ہیں: اور پیغمبروں پر مُہر ہے اور اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ یہ بڑائی اس کو سب پر ہے (ترجمہ شاہ عبدالقادر رحاشیہ موضح القرآن بمعہ متن)

(۳۱) ملا احمد جیون امیٹھوی : محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء پر مُہر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ جلد دوم)

(۳۲) مولانا محمد سلیم الدین شمسی : محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (مرج البحرین جلد دوم)

(۳۳) مولانا مقبول احمد : محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ خدا کے رسول ہیں۔ اور پیغمبروں کا خاتم۔ اور اللہ ہر چیز کا پورا پورا جاننے والا ہے۔

(۳۴) مرزا حیرت دہلوی : محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ ولیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (ترجمہ مرزا حیرت دہلوی)

(۳۵) مولانا ابوالکلام آزاد : محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر ہاں! وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (ترجمان القرآن جلد سوم)

(۳۶) مولانا عاشق الٰہی میرٹھی : محمد کسی کا باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے ولیکن اللہ کا رسول ہے۔ اور مُہر ہے تمام پیغمبروں کی۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (ترجمہ قرآن مولانا عاشق الٰہی میرٹھی)

(۳۷) مولانا فضل الرحمٰن و مولانا عبدالعزیز : محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (ترجمہ قرآن ملک دین محمد)

(۳۸) زیر نگرانی مولانا مولوی فیروز الدین خان صاحب : نہیں ہیں محمدؐ باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے اور خاتم ہیں نبیوں کے اور ہے اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا (ترجمہ و تفسیر تسہیل القرآن)

(۳۹) مولانا فرمان علی : (لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے (حقیقتاً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زیدؓ کی بی بی کیوں حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مُہر

یعنی ختم کرنے والے) ہیں اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے (ترجمہ مولانا فرمان علی)

(۴۰) مولانا عبدالرحمٰن ابن احمد : (لوگو سنو) محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کی مہر (یعنی جملہ انبیاء کی تمام صفات کا نقش کامل ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے ہیں (قرآن مجید مترجم)

(۴۱) علامہ سیماب اکبرآبادی : اور تمہارے مردوں میں (لوگو) محمد (بالیقین)۔ باپ تو (اس شہر یکہ میں) کسی کے ہیں نہیں بلکہ ہیں پیغمبر رب اور مہر انبیاء۔ اور ہے اللہ سب چیزوں کو بہتر جانتا۔ (وحی منظوم)

(۴۲) چوھدری نذر محمد : (لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (احکام القرآن حصہ اوّل)

سندھی

(۴۳) مولانا تاج محمد امروٹی : محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) اوهان جي مردن مان ڪنهن هڪ جو پيءُ نه آهي پر الله جو پيغمبر ۽ سڀني پيغمبرن کان پڇاڙيءَ ۾ آيل آهي ۽ الله هر شيءِ کي ڄاڻندڙ آهي (سنڌي ترجمه)

(۴۴) مولانا عبدالرزاق حیدرآبادی : محمّد اوهان جي مردن مان ڪنهن جو پيءُ نه آهي ليڪن الله جا رسول آهن ۽ سڀني نبين جي ختم تي آهن ۽ الله تعالىٰ هر شيءِ کي خوب ڄاڻڻ وارو آهي۔ (سنڌي ترجمه)

(۴۵) مولانا الحاج احمد ملاح : محمّد پيءُ نه ڪنهن

هڪجوم مردن منجهان ضرور

پر آهي خاص الله جو مرسل سو منظور

پڻ پڇاڙي پڪ سان سڀني نبين جي نور

۽ غالب رب غفور سمجهه ترسيا ٿولن کي

(نور القرآن منظوم سنڌي ترجمه)

کشمیری

(۴۶) حضرت مولانا محمد یوسف : حضرت محمد چھُوٚ تو ہِہ مرد اندرہ کانسہ اکی سند باپہ ہِہ صاف زیدؓ بن حارثہ سند کتھ پانٹھ آسے ہِن پیغمبرہ سندہ روحانی مربی آسنہ موکھ چھُ تم تو ہِہ سارنی ہندے روحانی باپہ ہِہ صاف ہِہ ابوت روحانتیس منز چھُ تمن کمالک درجہ حاصل گیا رہ حاصل کیا رہ تم چھُ سارنے پیغمبرن ختم کرونڈہ یعنی سلسلہ نبوتس آیہ تمہندہ سیتی مہر کرنہ دوتے ہیکہ نہ آئندہ کانہ پیغمبر تھِ (بیان القرآن المعروف تعلیم القرآن جلد سوم)

قادیانی ۔۔ ابلیس کے رہنما

ازسجاد احمد خان شیروانی

قادیانی ہیں دروا انگریز کے ہیں ہم نوا
ہم ہیں ناموس محمدؐ کے نگہدار و میں
اس وطن سے قادیانی کو نکالیں گے تو ہم
توڑ دینا ہے ہمیں ان کے حصارِ کفر کو
جو بھی ان کا دوست ہے دشمن ہماری آنکھ کا
اب انہیں برداشت کرنا اپنے بس میں ہے نہیں

راستہ ان کا الگ ہر اک عمل ہم سے جدا
قادیانی کی ہر اک سازش سے ہیں ہم آشنا
یہ ارادہ ہے ہمارا اور زبان پہ ہے صدا
یہ وطن دشمن ہیں بے شک کام ہے ان کا ریا
یہ ہیں وہ جو روز و شب دیتے رہے ہیں ہر دغا
یہ بڑے ابلیس ہیں ابلیس کے بھی رہنما

آج اے سجاد ہم اٹھے لے کر پھر علم
پاک کر دینی ہے ہر اک قادیانی سے فضا

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
سم۔ این آرایونیو نزد جبری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646655

خبریں — اخبارِ ختمِ نبوت

ظفروال اڈے پر قادیانی اسلحہ کی کھلم کھلا نمائش کر رہے ہیں۔ مولوی فقیر محمد

قادیانیوں نے مقامی چک میں نو قرآن پاک نذر آتش کرنے اور ایک مسلمان کو شہید کرنے پر قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) انجمن نوجوانان اسلام کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولوی فقیر محمد نے صوبائی حکومت۔ مقامی ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی سے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۲۴۳ اور ۲۹۵ گ ب تھانہ ننڈیا نوالہ کے علاقہ میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں نے چک نمبر ۲۴۳ گ ب میں نو قرآن پاک کے نسخوں کو نذر آتش کیا تھا جس پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تھا اور قادیانیوں کی فائرنگ سے ایک مسلمان نوجوان عباس شہید ہو گیا تھا جس کے بعد علاقہ کے مسلمانوں نے قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کر دیا تھا جو تاحال جاری ہے مسلمان تانگہ بانوں نے قادیانی غیر مسلموں کو تانگہ پر بٹھانے سے انکار کر دیا تھا اور دکانداروں نے قادیانیوں کو سودا دینے پر پابندی لگا دی گئی تھی اسی طرح حجامت کرنے اور حجامت بنانے والے غریب باغیرت مسلمانوں نے تخریب پسند قادیانیوں کا بائیکاٹ کر دیا تھا اور قادیانی مشروب شیزان کی فروخت بند کرا دی تھی مقام افسوس ہے کہ اب قادیانی پھر اسلحہ کی نمائش کر رہے ہیں اور ظفروال اڈہ پر مسلمانوں کو ڈرا دھمکا رہے ہیں جس کی مؤثر روک تھام کی جائے۔

مولوی فقیر محمد صاحب نے صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء اور ۲۷ ستمبر ۱۹۹۲ء کے لاہور ہائی کورٹ کے تاریخی فیصلہ کے پیش نظر ربوہ میں ایک مجلس مشاورت کا اعلان کیا تھا اس قسم کی مجلس مشاورت منعقد کرنے پر فوری پابندی لگائی جائے اور قادیانیوں کے مشاعرں کو بھی ممنوع قرار دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی مجلس مشاورت کی آڑ میں ملک بھر سے ایک ہزار کے قریب خطرناک مرد اور قادیانی عورتیں تین روزہ اجلاس کرتے ہیں جس میں قادیانی ریاست کا بجٹ پاس کر کے حتمی منظوری کے لئے مرزا طاہر کو لندن بھیجا جاتا ہے۔ اور اس بند کمرے کے خفیہ اجلاسوں میں عالم اسلام اور مسلمانان پاکستان کے خلاف سازش تیار کی جاتی ہے اور تخریبی کارروائیوں کے منصوبے مرتب کئے جاتے ہیں جس پر سارا سال اضلاع کی قادیانی جماعتیں عمل درآمد کرتی ہیں چونکہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں اور قادیانیوں نے انگریز اور ہندوؤں سے ساز باز کر کے قادیان بٹالہ کی تحصیل پاکستان کے بجائے ہندوستان میں شامل کرائی تھی وہ اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کی مجلس مشاورت بند کرائی جائے۔ ●●

سندھ کے متعدد شہروں میں ختم نبوت یوتھ فورس کی شاخوں کا قیام!!

ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے درج ذیل شہروں کا دورہ کر کے یوتھ فورس کے انتخابی اجلاس میں شرکت کی اور انتخابات کی نگرانی کی۔

باھو کھوسہ ——— صدر

عبدالرحیم صاحب بروہی ——— ناظم

عبدالقادر صاحب ——— خازن

دین احمد صاحب ——— ناظم تبلیغ

مولانا عرفان احمد صاحب منتخب ہوئے جبکہ کندھ کوٹ اور کشمور کی تحصیلوں کے لئے:۔

صدر ——— عبدالعزیز صاحب

جنرل سیکرٹری ——— نیاز محمد انصاری صاحب

خازن ——— غلام رسول فاروقی صاحب

مقرر ہوئے۔

جیکب آباد کے:۔

صدر ——— عبدالشکور بنگلانی

جنرل سیکرٹری ——— الطاف احمد صاحب

خازن ——— سکندر علی صاحب

کا انتخاب عمل میں آیا۔

یوتھ فورس تحصیل ٹھل کے:۔

صدر ——— بشیر احمد بنگلانی

جنرل سیکرٹری ——— نوید احمد کھوسہ

پریس سیکرٹری ——— ابو حیدر آزاد

خازن ——— علی اکبر صاحب

مقرر ہوئے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنما نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے تمام کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہر قسم کی لٹریچر پیسٹر پمفلٹ رسید بک مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں:۔

انچارج صوبائی دفتر ختم نبوت یوتھ فورس۔ باھو کھوسہ تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ فون نمبر ۱۰۔ نمبر ۱۱۔

ہم قادیانیت کو ختم کر کے دم لیں گے

ختم نبوت یوتھ فورس کا عزم

ختم نبوت یوتھ فورس کے جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے لاڑکانہ ڈویژن کا دورہ مکمل کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق انہوں نے لاڑکانہ شہر شکار پور۔ جیکب آباد گڑھی خیرو۔ باھو کھوسہ ٹھل۔ میر پور خاص کا تفصیلی دورہ کیا۔ دورہ کے دوران ریکارڈ چیک کیا۔ اور یونٹوں کے اہم اجلاس استقبالیہ میں خطاب کیا اور کارکنوں کو ہدایتیں دیں انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور سندھ صحافی شگفتہ یونٹ باھو کھوسہ کے عہدیداروں سے ملاقات کی جیکب آباد میں جمعیت علماء اسلام کے ڈاکٹر عبدالغنی انصاری کندھ کوٹ میں مولانا عبدالعزیز سمیجہ سے ملاقات کی اور آخر میں یوتھ فورس سندھ کے صدر محمد یعقوب انور کھوسہ صاحب کو دورہ کی تفصیلی رپورٹ

پیلش کی انہوں نے پریس کلب باھوکوسہ میں ہنگامی پریس کانفرنس میں صحافیوں کو اپنے دورہ کی رپورٹ دی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں الحمد للہ یو تھ فورس ایک بار پھر متحرک ہو رہی ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ اس سرزمین پاکستان سے قادیانیوں کا قلع قمع کریں گے اور قادیانیت ختم کر کے دم لیں گے۔

سرگودھا میں عظیم الشان احتجاجی جلوس

گزشتہ روز شعبان ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس بسلسلہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ نکالا گیا جلوس میں کثیر تعداد میں عاشقان رسول اور مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی جلوس میں نوجوانوں نے مختلف قسم کے بینرز اٹھا رکھے تھے جن کے اوپر کئی مطالبات درج تھے اور حکومت وقت کی دینی و ملی غیرت کو بیدار کر سکتے تھے۔

جلوس جامع مسجد ملک نمبر 2 سے ہوتا ہوا صدیق اکبر چوک سے گزر کر چوک حیدر کرار پہنچا جہاں پر جلوس ایک بہت بڑے جلسے کی شکل اختیار کر گیا جلسے سے مختلف علماء خطباء اور دوسری جماعتوں کے لیڈروں نے خطاب کیا

مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا نواز شریف حکومت نے اگر ہمارا مطالبہ پورا نہ کیا تو یہ احتجاج ایک تحریک کی شکل اختیار کر جائے گا۔

کاروان توحید و سنت پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاضی کفایت اللہ نے کہا کہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور اس ملک میں مسلم و غیر مسلم کے درمیان فرق ہونا چاہیے جس کے لیے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ انتہائی ضروری ہے مسلم و غیر مسلم کو یکساں تحریر نہیں کیا جا سکتا۔

دیگر علماء کرام جن میں مولانا محمد ضیاء الحق سرگودھا، مولانا اکرم اللہ عابد مولانا احمد علی ندیم مولانا رحیم بخش صاحبزادہ عبید اللہ میانوی اور مختلف جماعتوں کے لیڈر حضرات نے بھی خطاب کیا اور پھر دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلوس انتہائی پرامن رہا۔

ربوہ جاسوسی کا اڈہ اور سازشوں کا گڑھ بن چکا ہے حکومت اگر ربوہ کو کنٹرول میں لے کر تلاشی لے تو سنگین نوعیت کے انکشافات ہوں گے

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے بیرون ممالک کی امداد کے بعد پاکستان واپسی کا ارادہ ترک کر دیا۔ پاکستان میں بسنے والے قادیانی نوجوان نسل کی اکثریت نے اپنے اس مسلک سے تائب ہونے کا بھی اعلان کر دیا۔ والدین اور رشتہ داروں کو بھی راہ راست پر لانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ قادیانیوں کی اکثریت ایسے متوسط طبقہ سے ہے جو عرصہ دراز سے مرزائی فیملی کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ صحیح معنوں میں اگر حکومت اور مسلمان انہیں تحفظ دیں اور ربوہ میں رہنے والے متوسط طبقہ کو مالکانہ حقوق مل جائیں تو قادیانیوں کی حیران کن تعداد راتوں رات مرزائیت سے تائب ہو جائے گی۔

حکومت عدم توجہی برت رہی ہے حالات اور مجبوریوں کے پیش نظر اس مکروہ گروہ سے منسلک ہیں جس کا پیشوا اپنی جان بچا کر عرصہ دراز سے فرار ہو چکا ہے وہ ہماری مدد یا رہنمائی کیا کر سکتا ہے۔ حکومت اگر مخلصانہ طور پر پورے ربوہ کو اپنے کنٹرول میں لے کر اس کی تلاشی لے تو سنگین نوعیت کے انکشاف ہوں گے اور حکومت کو پتہ چل جائے گا کہ پاکستان کی سرزمین پر یہ گروہ بھی اسرائیل سے کم نہیں، پاکستان بھر کے اکثر سرکاری عہدوں پر آج بھی کافی قادیانی تعینات ہیں جو خود کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ لیکن ملک کی سالمیت کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ قادیان جانے میں اس گروہ کا اجتماع اکھنڈ بھارت بنانے کی ایک کھلم کھلا سازش ہے۔ جس کے لئے قادیانی پاکستان بننے سے قبل اور بعد میں آج تک سرگرم ہیں۔ ربوہ بین الاقوامی جاسوسی کا اڈہ بن چکا ہے۔ جہاں پاکستان اور اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں تیار ہوتی ہیں۔ بعض ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ سال سے اکثریت قادیانی طبقہ نے بیرون ممالک سیاسی اور مذہبی پناہ کی آڑ میں اپنا کاروبار شروع کر رکھا تھا اور تاثر یہ دیا جاتا تھا کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ حالانکہ ربوہ میں اکثریت متوسط طبقہ قادیانی اس گروہ کے سرکردہ افراد کے ظلم کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کو جب حقائق کا پتہ چلا تو انہوں نے قادیانیوں کو اپنے ممالک سے نکال دیا۔ جس کی وجہ سے مرزا طاہر کی باطل قیادت کا بھی پول کھل گیا۔ اب بیرونی ممالک قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہونے کے بعد انہوں نے امداد کرنا چھوڑ دی۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے اضافی خانہ کے سلسلہ میں کنری میں احتجاجی مظاہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگرام کے مطابق گزشتہ جمعہ بخاری چوک کنری میں نئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے سلسلہ میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ جس میں کنری کی تمام دینی، سیاسی، سماجی تنظیموں نے شرکت کی۔

مظاہرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و آل پارٹیز کانفرنس کے اس مطالبہ پر حکومت پاکستان کی معنی خیز خاموشی اور قادیانیت نوازی کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ یعنی نئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور غیر مسلم اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ کیا جائے۔

مظاہرہ سے صدر ختم نبوت یوتھ فورس محمد صفدر، اسلامی جمعیت طلبہ ضلع میرپور خاص کے ناظم خلیل احمد کھوکھر، حضرت مولانا اسماعیل چانڈیو اور حضرت مولانا حق نواز ملتانی نے خطاب کیا۔ ۲۰ فروری کو تمام مساجد میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ میں اضافہ کے لئے قرار دادیں منظور کی گئیں۔

قادیانی قانون کا احترام کریں: ملک محمد عثمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھکڑ کے قانونی مشیر ملک محمد عثمان ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ مردم شماری کا دوسرا مرحلہ شروع ہونے والا ہے۔ قادیانی قانون پاکستان کے مطابق غیر مسلم شیڈول میں اپنی

مردم شماری کرانے کے پابند ہیں مگر قادیانی بڑی دیدہ دلیری سے اپنی مردم شماری مسلمانوں کے خانہ میں کرا کے آئین اور قانون پاکستان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔

میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہنگو کے قانونی مشیر کی حیثیت سے اس بات کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مرحلہ شروع ہونے سے پہلے شمار کنندگان کو بعد احترام آگاہ کر دوں کہ ہنگو اور پچکوک میں جو قادیانی آباد ہیں ان کی مردم شماری غیر مسلم شیڈول کاسٹ میں کی جاوے اور اپنا یہ قانونی فرض سمجھیں۔ نیز قادیانیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ پاکستان کے قانون کا احترام کرتے ہوئے خود کو غیر مسلم مردم شماری میں درج کرائیں۔

بصورت دیگر مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج ناگزیر ہے

ایبٹ آباد۔ مرزائی اندرون ملک و بیرون ملک مسلم وغیر مسلم مشترکہ شناختی کارڈ پر اسلام کے تقدس اور پاکستان کے آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ اور اب تک تمام مسلمانوں کو کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج گردانے کا عقیدہ قائم ہیں۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن آج تک مرزائیوں نے بحیثیت غیر مسلم اپنے آپ کو تسلیم نہیں کیا اور بحیثیت اقلیتی مذہب ہونے کے بطور غیر مسلم اپنا ووٹ درج کروانے سے انکار کیا۔ اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ اسلام کی سربلندی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ملک عزیز کے آئین کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے نئے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے اور تمام اقلیتوں کے لئے کارڈ کا رنگ بھی جدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر جناب حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ حضرت امیر مرکزیہ کو زبردست پروٹوکول کے ساتھ شہر کے ایک بڑے ہوٹل کے پریس کانفرنس ہال میں لایا گیا۔ جہاں حضرت الامیر کے استقبال کے لئے ضلع بھر کے جید علماء کرام موجود تھے جن میں مولانا حبیب الرحمان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد۔ مولانا محمد ایوب الہاشمی سرپرست اعلیٰ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد۔ مولانا قاضی محمد نواز خان سرپرست اعلیٰ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر۔ مولانا سعید الرحمان قریشی۔ اشاعت التوحید والسنۃ کے مولانا امیر زمان خطیب جامع مسجد کچہری ایبٹ آباد۔ مولانا انیس الرحمان، جمعیت علماء اسلام کے مولانا الطاف الرحمٰن مولانا عبد الصبور۔ مولانا مفتی محمد نعیم، اور مولانا مغفور الرحمان سرفہرست ہیں۔ جبکہ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری ایچ ساجد اعوان تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے صدر وقار گل جدون۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر یونٹ کے صدر قاضی وکیل الرحمان شیخ البانڈی یونٹ کے صدر و عہدیداران۔ بانڈہ ڈھونڈیاں کے صدر و اراکین۔ جھنگی یونٹ کے عہدیداران۔ گورنمنٹ کالج نمبر ایک کے صدر توقیر الاسلام اور آرگنائزر محمد شعیب قریشی۔ سپاہ صحابہ ضلع ایبٹ آباد کے صدر رضا افتدار خان جدون۔ شہر کونسلر محمد سعید۔ اور سواد اعظم تنظیم اہل سنت۔ اہلحدیث یوتھ فورس اور منہاج القرآن کے نمائندوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ایک سوال کے جواب میں حضرت امیر مرکزیہ نے فرمایا صدر مملکت نے ہمارے وفد کو اس سلسلے میں جو یقین دہانی کرائی ہے وہ قابل تحسین ہے اور ہم وزیر اعظم پاکستان سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ قوم کے جذبات کا احترام کریں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا اگر حکومت ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کرے گی تو پھر ہمیں مجبوراً تحریک کا آغاز کرنا پڑے گا جب برطانیہ میں مقیم پاکستانی لڑکیوں کے برہنہ ناچ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا برطانیہ میں قادیانی لڑکیاں ایسا کر کے اسلام اور پاکستان کے خلاف مکروہ پروپیگنڈہ کر رہی ہیں اس سلسلے میں لندن میں ہمارے علماء کا اجلاس ہو چکا ہے انشاءاللہ جلد ہی اس کا سدباب کر لیا جائیگا اور تمام دنیا کے مسلمانوں پر واضح کر دیا جائے گا کہ مرزائیوں کا اسلام اور پاکستان سے کوئی تعلق نہیں۔

پریس کانفرنس حضرت کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوئی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ایچ ساجد اعوان ادا کرتے رہے۔ اس پروقار تقریب کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے راولپنڈی کے لئے سفر کیا۔ پولیس نے حسب سابق پروٹوکول کے ساتھ حضرت کی عزت افزائی کی اور کاروں کے ایک مختصر جلوس کے ساتھ حضرت امیر مرکزیہ کو ایبٹ آباد کی حدود سے رخصت کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کا احتجاجی اجلاس

ڈیرہ اسماعیل خان۔ گذشتہ دنوں ایک احتجاجی اجلاس دفتر ختم نبوت میں زیر صدارت محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان منعقد ہوا۔ اجلاس کی سرپرستی حضرت پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کی۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت آل پارٹیز کی اپیل پر پورے ملک میں حکومت پاکستان کی معنی خیز خاموشی اور مرزائیت نوازی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ ضلع ڈیرہ کے نماز جمعہ کے اجتماعات میں بھی قراردادیں منظور کی گئیں۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

قادیانیوں کو آئینی و قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کئے جانے کے تاریخی فیصلہ کا منطقی تقاضا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے۔ تاکہ ان فیصلوں پر عملدرآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو۔ اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارہ میں کوئی الجھن پیش نہ آئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل ختم نبوت پاکستان کے مطالبہ کی بھرپور تائید کی گئی۔ اور حکومت پاکستان وزارت داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ اور اقلیتوں کے کارڈ کے رنگ کی علیحدگی ایک قومی

مذہبی آئینی مطالبے کو تسلیم کر کے مسلمانانِ پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جاوے۔ ورنہ مجلس عمل ملک گیر تحریک چلانے پر حق بجانب ہوگی۔

بسم اللہ کی برکت سے

(فاروق یونس واہ کینٹ)

درویش سنگھ ایک ہندو لڑکا تھا۔ وہ اسکول میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔

اسکول میں سے چھٹی ہونے کے بعد وہ جس راستے سے گھر آتا تھا۔ وہاں مسلمانوں کی ایک مسجد تھی اور مولوی صاحب بچوں کو درس دیا کرتے تھے وہ روزانہ وہاں سے گزرتا تھا ایک دن اس نے دل پر پتھر رکھ کر اپنی والدہ کو بتایا کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتا ہے اُس کی ماں نے کہا کہ بیٹا خبردار تو نے یہ حرکت کی تو تجھے تیرا باپ جان سے مار ڈالے گا بیچارا یعنی درویش سنگھ یہ سن کر چپ ہوگیا۔ دوسرے دن وہ بے اختیار مسجد میں داخل ہوگیا اور مولوی صاحب سے سارا مسئلہ دریافت کیا مولوی صاحب نے اُسے کلمہ پڑھایا اور کہا کہ جو کام کرو بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا کرو پھر دیکھو تمہارا کام کتنا صحیح ہوگا۔ مولوی صاحب سے مشورہ لے کر وہ گھر پہنچا۔ اُدھر اُس کے باپ کو ساری بات کا پتہ چل گیا تھا۔ وہ اُس کے قتل کے لئے بہت ہی زہریلا سانپ پکڑ کر لایا تھا جو کہ پٹاری میں بند تھا اُس کے باپ نے اُس سے کہا کہ بیٹا یہ تمہارے لیے ہار کا تحفہ لایا ہوں۔ اسے دوسرے کمرے میں لے جاؤ اور دیکھو۔

درویش سنگھ کو اُس وقت مولوی صاحب کی یہ بات یاد آگئی کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ اُس نے بسم اللہ پڑھ کر ڈبہ کھول دیا تو اُس میں سے سچ مچ ایک خوبصورت موتیوں والا ہار نکلا اُس نے اپنے باپ کا شکریہ ادا کیا تو اُس کے ماں باپ دونوں حیران ہوگئے پھر انہوں نے درویش سنگھ سے سارا معاملہ دریافت کیا اور مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا یہ سب بسم اللہ کی برکت سے ہوا اور ایک ہندو گھرانے نے اسلام قبول کر لیا۔

مرزائی

غدارِ وطن ہیں

اگر آپ

بقائے اسلام اور بقائے ملک کے خواہش مند ہیں تو قادیانی ناسور کو ختم کر دیا جائے اور ہر کلیدی آسامی سے برطرف کر کے ان کو جبراً ان کو اپنی حیثیت تسلیم کرائی جائے۔ پاکستان میں اصل تخریب کار یہی لوگ ہیں اور مسلمان و اسلام کے کٹر دشمن بھی یہی لوگ ہیں اس لیے ان کا محاسبہ بہت ضروری ہے۔ لہٰذا ان کو اڑنگی مار کر تمام اونچی پوسٹوں سے نیچے گرا دیا جائے۔

بقیہ: جعلی کرنسی

شر و فساد کا واحد علاج نفاذِ اسلام ہے۔

وطن عزیز کی تعمیر میں لاکھوں شہداء کا خون شامل ہے ان شہداء کے جذبات کیا تھے یہی تو پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جس مقصد کیلئے اللہ کریم سے بندے جو نعمت مانگیں اور وہ نعمت مل بھی جائے پھر اس نعمت عظیم کو پا کر بھی بندے مقصد پورا نہ کریں تو سکون و راحت کے خواب دیکھنا بے سود ہیں اِک لرزتے کانپتے اشکبار قلم کے حروف یہ کتنے دلدوز ہیں کہ جسد شہداء کے تبسم اور غازیوں کے پختہ عزم کا یہی حکم ہے کہ ظلمت کی کڑی دھوپ میں تم اسی درخت کے سایہ میں پناہ ڈھونڈو جس درخت کی باطل نوازوں نے یہ حالت بنا رکھی ہے کہ اگر راحت و آرام کے لیے اس درخت کے سائے میں بیٹھیں تو ہر شاخ سے لٹکتے زہریلے سانپوں سے ڈسنے کا خطرہ اگر اس درخت کو ان سانپوں کو جھاڑنے کے لئے ہلائیں تو درخت کے جڑ سے اکھڑنے کا خوف آزادی کے متوالو اب تم ہی بتاؤ کہ تمہارے وارث اپنا ایمان جان و آبرو کو تحفظ کس طرح دیں تمہارے حکم کے احترام میں نہ درخت چھوڑ کر جا سکتے ہیں نہ ہی بیٹھ کر آرام پا سکتے ہیں تمہارے وارثوں کا یہاں جفاکش قیام ہی کی حالت میں قیام ہے اس جیسی بے جا بے بسی سے وطن و ملت بدنام ہے کیا جسد شہداء کے وارثوں کا یہی صلہ و انعام ہے یہ سزا ہے خطا ہے جفا ہے یا دغا ہے صدق جذبات ہے حب الوطنی کی کیا یہی جزاء ہے۔

انصاف کی عدالت میں کتنا تعلق انقلاب ہے وہ مالی جو اپنے ہی گلشن کے پودوں کی بنیادوں اور شاخوں پر زہریلے سانپ مسلط کر کے بزم رونق خو پرواز پرندوں کے بال و پر نوچ کر انہیں تڑپانے کی جسارت کرے۔

ہماری کسی بھی شخص سے ذاتی طور پر کوئی دشمنی نہیں مگر دین کا دشمن کوئی بھی ہو۔ نبی برحق کی نبوت کا ڈاکو چاہے کوئی بھی ہو ہماری ان سے کھلی دشمنی ہے دین برحق ممالک اسلامیہ و ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے ہمیں نفرت ہے اگر ان دشمنوں کو ہماری نفرت کھٹکتی ہے تو وہ دین برحق کو بدنام کرنے ممالک اسلامیہ کے خلاف سازشیں کرنے اور ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کرنے کی روش ترک کر دیں دین کے اپنانے میں کسی پر جبر نہیں لیکن دین برحق کو بدنام کرنے کی تو کسی مسلمان کو بھی اجازت نہیں چہ جائیکہ کافر ہمارے برحق مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اسے بدنام کرنے کی ناپاک جسارت کریں شرپسند وہ ہے جو شرارت کرے نہ کہ وہ ہے جو شرپسندوں کی نشاندہی کرے

اللہ کریم تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر اپنے تمام دشمنوں کا سدباب کرنے کی توفیق بخشے تمام ممالک اسلامیہ کی داخلی خارجی ہر طرح کی سازشوں سے اپنی حفاظت میں رکھے آمین ثم آمین۔

بقیہ: قادیانی فتنہ

کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو سپر رشدی کی عبارتیں مرزا گامے کی عشر عشیر بھی نہیں ہیں لیکن افسوس صد افسوس آج ۹۹ فیصد مسلمانوں نے قادیانیوں کے ساتھ میل جول رکھ کر ان کو زندہ رکھا ہوا ہے

مرزیہ باغیان مصطفیٰ صرف اس لئے دندناتے پھرتے ہیں کہ ہم کوئی اتنے بڑے مجرم تھوڑی ہیں اگر ہوتے تو یہ کلمہ گو مسلمان اگر ہم کو قتل نہ کرتے تو کم از کم ہمارے ساتھ بائیکاٹ ضرور کرتے۔

مسلمانو۔۔یاد رکھو!

جس طرح ایک قادیانی اپنے کفر کا ذمہ دار ہے اور کفر پر ڈٹا ہوا ہے۔

بالکل اسی طرح وہ مسلمان بھی اللہ اور اس کے رسول کے غیظ و غضب سے نہ بچ سکے گا۔ جو قادیانیوں کے ساتھ میل جول رکھ کر ان کا بائیکاٹ نہ کرکے۔ ان کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا کر ان کی دکانوں سے سودا سلف خرید کر ان کے ڈاکٹروں سے علاج کرا کر۔ ان کی مصنوعات استعمال کرکے ان کو زندہ رکھا ہوا ہے اور خدا کی قسم یہ سوال ضرور ہوگا کہ تم اپنی سیاسی۔ ذاتی خاندانی لڑائیاں جھگڑیاں تو مول لیتے تھے لیکن تم مسلمان ہو کر تاجدار ختم نبوت کے منکروں کے ساتھ میل جول رکھتے تھے اور تمہارے اندر اس قدر بھی غیرت نہ تھی جس قدر تم اپنی مرغی کے لئے کرتے تھے۔

یہ سوال تو آخرت میں ہوگا اور اب دنیا میں اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس عذاب میں مبتلا کر دیا ہے کہ جاؤ تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے لڑنا۔ بائیکاٹ، جھگڑیوں کو چھوڑ دیا ہے۔

مرنے سے پہلے پہلے تم ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہی رہو گے۔

بقیہ: داستان ازل

کون استعمال کرے۔ میری کتابوں کو کون پڑھے گا۔ یہ خیال کرتے کرتے فوراً بے ساختہ زبان سے نکلا۔ خیر اس گھر میں کوئی رہے۔ کوئی چیزوں کو استعمال کرے مجھے کیا۔ مجھے تو حق کی تلاش تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ مجھ کو مل گیا۔ میرے خدا نے میری رہنمائی کی۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس نے مجھے حق کی دولت سے نوازا۔ مجھے حق مل گیا یہ کیا کم ہے۔ اس جیسے ہزاروں مکان اسلام جیسی نعمت پر قربان ہیں۔ یہ کہہ کر سجدہ میں گر پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے لگتی ہے

باقی آئندہ

بقیہ: سود ایک گناہ

مزید تنبیہ و تشنیع کے موقعہ پر ایسے الفاظ بولتے ہیں۔ دوسری آیت میں فرمایا سود کھانے والا دوزخ میں جاتا ہے۔ جو اصل میں کافروں کے واسطے بنائی گئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہ اہل ایمان کو ڈانٹ بتائی جارہی ہے تاکہ وہ سود کو حلال نہ سمجھیں، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ یہ امت بہت ہی ڈرنے والی ہے کیونکہ اس میں دوزخ سے جو حقیقۃً کفر کی سزا ہے۔ ان لوگوں کو بھی ڈرایا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزوں سے نہیں بچتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس لعنت سے محفوظ فرمائیں۔ آمین۔

بقیہ: سنت رسول ﷺ

سے طریقہ اور بے لباس کو نہ چھوڑیں اور جو کوئی اس حکم کا پابند نہ ہو تو اس کو شرعی سزا دے کر ملک بدر کر دیا جائے نیز آئمہ اربعہ میں سے کوئی امام بھی داڑھی منڈانے کا قائل نہیں ہے۔ تمام آئمہ اس پر متفق ہیں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے۔

اس سے قارئین اندازہ لگائیں کہ جناب حفیظ الرحمٰن اسلام یا مسلمانی کی آڑ لے کر کس چیز کی تبلیغ کر رہے ہیں کیا کسی مسلمان کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ بلکہ جملہ انبیاء کی سنت کے ساتھ اس طرح استہزا کرے اور کیا اس طرح مذاق اڑانے کے بعد وہ مسلمان ہی رہے گا۔ کچھ عرصہ قبل تمام دنیا کے مسلمانوں سلمان رشدی ملعون کی دریدہ دہنی کے خلاف بر سر پیکار رہتے اور اس کی حرکت کو یہودیت کی سازش قرار دے رہے تھے اس کی سزا کا مطالبہ کر رہے تھے احتجاج اور جلوس نکال رہے تھے لیکن ان سادہ لوح مسلمانوں کو کیا علم اب مسلمانوں ہی کے ملک میں اسلامی نام کے ساتھ علی الاعلان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی توہین کی جارہی ہے۔

جناب حفیظ الرحمٰن نے چینی مسلمانوں سے متعلق لکھا ہے کہ ان کی داڑھی نہیں ہوتی لہٰذا وہ تو کہیں کے نہ رہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب فطری طور پر ان کے داڑھی ہے ہی نہیں تو ان سے مطالبہ کس چیز کا؟ اصل بات تو یہ ہے کہ ایک شخص جان بوجھ کر شیطانی طریقہ کو اپنائے اور پھر اس کے درست ہونے پر بھی بضد ہو۔

بقیہ: اللہ جل جلالہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و خواندہ ایم شنیدہ ایم
دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

ایک اور شاعر گویا ہوا۔

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا تیری پہچان یہی ہے

حدیث قدسی میں ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن (میں اتنا بلند اور عظیم ہوں) کہ زمین و آسمان کی وسعتوں میں نہیں سما سکتا اپنے مومن بندہ کے دل میں سما جاتا ہوں۔

اسی لئے تو مجذوب صاحبؒ نے کہا تھا۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی۔

بقیہ: عظمت قرآن

اور ہم ذلیل و خوار رہے۔ تارک قرآن ہو کر قرآن مجید نے جو ضابطہ حیات دیا ہے جو قانون بتلاتے ہیں ان پر عمل کرنے سے اللہ کی نعمتیں، رحمتیں، برکتیں بارش کی طرح چھم چھم برسیں گی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب پاک کے ذریعے قوموں کو بلندی و عظمت بخشتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے ذلت کے گڑھوں میں گرا دیتے ہیں۔

بقیہ : عقیدۂ ختم نبوت

تمام مراتب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکے۔ نبوت اپنی تکمیل تک پہنچ گئی۔ دین مکمل ہو گیا۔ تم کون سی نبوت کی بات کرتے ہو؟ احمقوں کی کس جنت کے باسی ہو؟ تمہیں تو شیطان نے ریشمی دھاگوں سے بنے ہوئے دلفریب جال میں پھنسایا ہوا ہے۔ جاؤ عقل کے ناخن لو۔ اپنے قلب میں ایمان کی شمع فروزاں کرو اور تعصب و جہالت کی عینک اتار کر کلام اللہ اور کلام خاتم النبیینؐ کا مطالعہ کرو تو پھر تم لسان و قلب سے پکار اٹھو گے۔

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

اور جہاں تک تمہارے مسائل کا تعلق ہے تو جاؤ تمہیں چیلنج ہے۔ اپنے سماجی مسائل لے کر آؤ۔ اپنے معاشرتی مسائل لے کر آؤ، دنیا بھر کے مسائل کا پلندہ لے کر دوڑتے ہوئے آؤ اور آفتاب ختم نبوت کی روشنی میں پلک جھپکنے میں اپنے مسائل حل کر لو۔

طب و صحت کے میدانوں میں ساری زندگی سرگرداں رہنے والو! اگر دنیا کو صحت کی دولت سے مالا مال کرنا چاہتے ہو تو طب نبوی کا مطالعہ کرو۔

چاند پر پہنچنے اور مریخ پر پہنچنے کا عزم رکھنے والو! اگر خلائی سائنس پر عبور چاہتے ہو تو معراج النبیؐ کا مطالعہ کرو۔

معاشیات کے ماہرو! اگر خطہ ارضی پر بسنے والے انسانوں کو معاشی سکون دینا چاہتے ہو تو خاتم الانبیاء کے نظام زکوٰۃ کو اپنا لو۔

عالمی عدالت کے ججو! اگر دنیا میں انصاف کا بول بالا کرنا چاہتے ہو تو مدینہ کے قاضی کی سیرت کو اپنا لو۔

لاشوں کے انبار اور سروں کے مینار تعمیر کرنے والے مغرور فاتحو! کیا تم نے فاتح مکہ کی جھکی ہوئی گردن کو نہ دیکھا؟

اولاد سے سختی کرنے والو اور رزق کے خوف سے اسے قتل کرنے والو! کیا تم نے مصطفیٰؐ کے لبوں کو حسینؓ کے رخساروں کو چومتے نہیں دیکھا؟

ماں سے گستاخانہ رویہ برتنے والو! کیا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کو ماں کے قدموں تلے نہیں بتایا؟

مزدور کے حقوق کے لیے صدائیں بلند کرنے والے لیڈرو! کیا تم نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو؟

معاشرے میں یتیموں کے حقوق کی بات کرنے والو! کیا معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتیم سے شفقت کرنے والے کو جنت میں اپنی رفاقت کا مژدہ جانفزا نہیں سنایا؟

غرضیکہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک کے لئے آنے والے انسانوں کو زندگی کے ہر ہر سلیقے سے آشنا کر دیا۔ زندگی کو مہد سے لحد تک علم کی روشنی سے منور کر دیا۔ اس دنیا کے باسیوں کو ہر زہر کے لیے تریاق فراہم کر دیا۔ آج بھی ختم نبوت کا آفتاب اپنی تابانیوں کے ساتھ روشن ہے اور ہم ہر گھڑی ہر لمحہ اس آفتاب عالم تاب سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔

اب کبھی الجھن نہ ہو گی دین اکمل کی قسم
زندگی کی الجھنیں سلجھا گیا بطحا کا چاند

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کی وجہ سے نبوت ملی۔ اس نے سرور کائنات کا اتباع کا حق ادا کر دیا۔ وہ فنا فی الرسول تھا اور وہ نبوت کے راستے پر چلتے چلتے خود نبی بن گیا۔ (نعوذ باللہ)

ان عیاروں، مکاروں، دغابازوں اور حیلہ سازوں سے کوئی پوچھے کہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ، حضرت سلیمان فارسیؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت انسؓ، حضرت عباسؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابت ایسے جلیل القدر صحابہ کرام، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ترمذیؒ، ابن ماجہؒ، طبرانیؒ، ابونعیمؒ، ابن حبانؒ، ابن عساکرؒ، ابن جوزیؒ، حافظ ابن حجرؒ، طحاویؒ اور نسائیؒ ایسے محدثینؒ، ابن کثیرؒ، علامہ زمخشریؒ، سید محمود آلوسیؒ، علامہ بغویؒ، امام رازیؒ، قاضی بیضاویؒ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور علامہ اسماعیل حقیؒ ایسے مفسرین کتاب اللہ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، بہاؤالدین نقشبندؒ، شہاب الدین سہروردیؒ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت علی ہجویریؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، حضرت میاں میرؒ، نظام الدین اولیاءؒ، قطب الدین بختیار کاکیؒ اور مجدد الف ثانیؒ، ایسے اولیائے کرامؒ اور صوفیائے عظام نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اتباع نہیں کی؟

اطاعت کی تو تمہارے بناسپتی مرزا قادیانی نے جس نے فرنگی کی گود میں بیٹھ کر نبوت کا ڈرامہ رچایا۔ دین اسلام کو ارتدادی قبا پہنانے کی ناپاک جسارت کی۔ قرآنی آیات میں تحریف کے جھکڑ چلائے۔ احادیث رسولؐ کو اپنے غارت گر قلم سے مسخ کیا۔ شعائر اللہ کو ابلیس بلڈوزروں سے کچل ڈالا۔ اپنی زہریلی زبان سے جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ دشمن اسلام فرنگی کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا۔ اور پوری امت مسلمہ کی اجلی پیشانی پر کفر کا ٹھپہ لگا دیا۔

قفس ارتداد کے اسیر قادیانیو! تمہارے انگریزی برانڈ نبی کی اطاعت کا یہ عالم کہ وہ عورتوں سے منہ کالا کرتا تھا۔ افیون کھاتا تھا، شراب کے جام لنڈھاتا تھا۔ بے تحاشا گالیاں بکتا تھا۔ مریدوں کا چندہ ہڑپ کر کے بیوی کے زیورات بناتا تھا۔ حیا سوز شاعری کرتا تھا محمدی بیگم سے شادی رچانے کے لیے غلیظ خط و کتابت کرتا تھا اور مسلمانوں کو رسول رحمت کے دین سے ہٹا کر انہیں مرتد بنا کر جہنم کے گڑھے میں پھینکتا تھا۔ کیا یہی اطاعت ہے؟ کیا یہی اتباع ہے؟ کیا یہی پیروی ہے؟ ع شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

جھوٹی نبوت کے فریب خوردہ انسانو! نبوت ایک عطائی اور وہبی گوہر ہے۔ کوئی شخص اطاعت، اتباع، عبادت، ریاضت، محنت اور لیاقت کے ذریعے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اگر نبوت ان اوصاف کے حصول سے ملتی ہوتی تو ابوبکرؓ کا کون ثانی تھا۔ عمرؓ کا کون ہمسر تھا۔ عثمانؓ کا کون مثیل تھا، علیؓ کا کون مقابل تھا اور دیگر صحابہؓ ان اوصاف میں کتنے ممتاز تھے؟ لیکن ان میں سے کسی نے

باقی آئندہ

صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم اپنا وعدہ پورا کریں

جب سے وزیرِ داخلہ نے یہ بیان دیا ہے کہ آئندہ شناختی کارڈوں کا اجراء کمپیوٹر کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس وقت سے انتہائی شدت کے ساتھ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ

- شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ کیا جائے۔
- یہ مطالبہ کسی خاص فرد یا جماعت کا نہیں بلکہ تمام دینی جماعتوں اور پوری قوم کا متفقہ مطالبہ ہے۔
- اس مسئلہ پر قائدِ جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی وزیرِ اعظم اور وزیرِ داخلہ سے گفتگو ہوئی اور انہوں نے یہ مسئلہ حل کرنے کا وعدہ کیا
- عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سمیت تمام جماعتوں کے مشترکہ وفد نے صدرِ مملکت سے ملاقات کی ان ملاقاتوں اور گفتگو میں مطالبہ پورا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔

لیکن اس کے باوجود ابھی تک وعدہ ایفا نہیں کیا گیا

یہ صورتِ حال انتہائی پریشان کن ہے۔ حکمران اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھیں اور شناختی کارڈ کے مسئلہ پر جو وعدہ کیا گیا ہے اسے فوراً پورا کیا جائے۔

خطیب صاحبان توجہ فرمائیں

چونکہ حکمران طبقہ وعدے کے باوجود چشم پوشی، وعدہ خلافی اور قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کر رہا ہے اس لیئے ملک بھر کے تمام علماء کرام و خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جمعہ خصوصاً جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے اجتماعات میں اپنی تقاریر کے دوران شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے اور قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ الگ کرنے کے مسئلہ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔ نیز صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم، وزیرِ داخلہ اور دوسرے متعلقہ حکام سے پرزور انداز میں مطالبہ کریں کہ اس خالص اسلامی اور عوامی مطالبے کو نظر انداز نہ کیا جائے اور انہوں نے اس سلسلہ میں جو وعدہ کیا ہے اسے فوراً پورا کیا جائے۔

شعبہ نشر و اشاعت

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

رابطہ آفس :۔ حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸